مؤلف
مولانا محمد اویس سرور

بیتُ العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

حضرت انس
کے
سو قصے

www.besturdubooks.net

مؤلف
مولانا محمد اویس سرور

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۱۲۹۳

کتاب	حضرت انسؓ کے ۱۰۰ قصے
مؤلف	مولانا محمد ادریس سرور
باہتمام	محمد ناظم اشرف
ناشر	بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور	بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور	ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی	مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱	مکتبۂ قرآن = بنوری ٹاؤن، کراچی
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱	مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

فہرست

مُقَدِّمَۃ

﴿ان الحمد لله رب العالمين، نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيأت اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له و اشهد ان محمد اعبده ورسوله.
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.﴾

حمد وصلوۃ کے بعد!

دین اسلام کا بنیادی مقصد لوگوں کو سیدھے راستہ کی راہ نمائی فراہم کرنا اور انہیں باطل کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں سے نکال کر حق کی دیدہ زیب روشنیوں میں لانا قرار دیا گیا ہے، اس کے نتیجہ میں انہیں دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز کرنا، سعادت دائمی کا حامل بنانا اور ایک صالح اور یکتا معاشرہ کا قیام اسلامی نظریہ حیات ہے۔

اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی سرکار دو عالم حضرت

محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، آپ کے مقصد بعثت کو اس تعبیر قرآنی کے ساتھ واضح کر دیا:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلاً مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورۃ الجمعۃ:۲)

''وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے''

لہٰذا لوگوں کو توحید و عبادت الٰہی کی طرف دعوت دینا، ان کے نفوس کا تزکیہ کرنا، مزاج انسانی اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہر چیز کا قلع قمع کرنا آنحضرت ﷺ کا مقصد رسالت قرار دیا گیا۔

آنحضرت ﷺ نے اس مقصد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر دن رات ترویج اسلام کے لئے جدوجہد فرمائی، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی لاثانی قربانیوں، مخلصانہ جدوجہد اور للّٰہیت سے بھرپور محنت و دعوت کو قبول فرمایا اور ایک مبارک جماعت کو کھڑا کیا جو مقصد پیغمبر ﷺ کو لے کر حرکت میں آئی اور روئے زمین کے چپہ چپہ تک پیغام حق کو پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کی نگاہ پرانوار نے ان مقدس ہستیوں میں وہ بجلیاں بھر دی تھیں کہ قیصر و کسریٰ کے بالاخانوں میں ان کا رعب اور ہیبت محسوس کی جاسکتی تھی۔

اس جماعت پیغمبر کے تربیت یافتہ افراد نے دین حنیف کی آبیاری کے لئے نفس و نفیس کو قربان کیا اور پرچم اسلام کو کفر کے قلعوں میں گاڑ کر ہی دم لیا۔ یہ حضرات اپنے تن من دھن کو اللہ کے دین کے لئے لٹاتے رہے اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ محمد ﷺ کے ساتھی ایسے جانثار اور وفادار ہیں کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو ایسے ساتھی میسر نہیں آئے۔ ان حضرات کی محنت و برکت سے اسلام ایک ایسا دریا ثابت ہوا جس سے اٹھنے والی موج تند جولاں سے نہنگوں کے نشیمن تہ و بالا ہو گئے۔

جونہی ایمان نے ان کے قلوب میں جگہ پکڑی یہ خدائے وحدہ لاشریک لہ پر یقین محکم کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہوتے چلے گئے اور قرآن کی زبانی ان کی عظمت کے نغمے گونجنے لگے:

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:۱۰۰)

”جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے“

ایک جگہ یوں عدالت وعظمت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اعلان ہوتا ہے:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ﴾ (الحجرات:۷)

”لیکن اللہ نے تمہارے نزدیک ایمان کو ایک محبوب چیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا، یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں“

یہ ارشاد ربانی بھی ملاحظہ ہو:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ﴾ (الفتح: ۲۹)

''محمد خدا کے پیغمبر ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں، (کثرت) سجود کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں''

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
ہو رزم حق و باطل تو فولاد ہے مومن

ہر مسلمان کے لئے اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنانا اور ان کے نشان قدم کی پیروی کرنا لازم قرار دیا گیا، ہم پر لازم ہیں کہ ہم حکمت صدیق اکبر، پختگی فاروق، حیاء عثمان، علم علی، نرمی حسن، مضبوطی حسین، سیاست معاویہ، شجاعت حمزہ، تقویٰ معاذ، یقین عباس، تفقہ ابن مسعود، توکل ابو ہریرہ، زہد ابی ذر، سخاوت عبدالرحمٰن، عبادت ابن عمر، تواضع انس، صدق حذیفہ اور تمام صحابہ کی ہر خوبی کو اپنی زندگیوں میں زندہ کریں۔

قافلوں کے لئے ذات ان کی چراغ منزل
تیرہ راہوں میں وہ چمکیں گے مثال خاور

اتباع صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنانے کے لئے مسلمان کو جن اسباب کی ضرورت ہے ان میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل چیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات و سیرت کا مطالعہ ہے۔ یہ مطالعہ ہمیں ایسے خلفاء، علماء قضاۃ، حکماء اور بہادر لوگوں کے تذکرہ اور حالات سے روشناس کراتا ہے جن کے دل نور ایمانی سے روشن، جن کی جبیں سجود عاشقانہ سے مزین، جن کے دل محبت رسول سے سرشار، جن کی زبانیں ذکر الٰہی سے معمور اور جن کے اعضاء اطاعت الٰہی میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی روشنی کا مینار اور حق کی پیروی کرنے والے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھدیتم﴾

"میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"

اس کتاب میں سرکار دو عالم ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کے سو قصوں کو حدیث و سیر کی مستند ترین کتابوں سے جمع کیا گیا ہے۔ اس میں ان تمام پہلوؤں کو سامنے لانے کی بھرپور کوشش کی گئی جو کسی نہ کسی انداز میں پڑھنے والوں کے دل پر دستک دیں اور عمل کے جذبہ کو ابھارنے میں مددگار ثابت ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ نابغہ روزگار صحابی ہیں جنہوں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی۔ دور نبوی کی تاریخ شاید ایسی دوسری مثال پیش نہ کر سکے آپ نے زندگی کا یہ اہم ترین حصہ حضور ﷺ کی صحبت میں آپ ﷺ کے خادم خاص ہونے کی حیثیت سے گزارا۔ سفر و حضر میں دن رات حضور ﷺ کی مصاحبت آپ کو حاصل رہی، اس دوران آپ کو حضور ﷺ سے نہ صرف بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا بلکہ بعض مواقع پر حضور ﷺ نے آپ کو ایسی دعاؤں سے نوازا جن میں سے بعض کی قبولیت کے آثار تو دنیا میں ہی نظر آ گئے اور بقیہ کے بارے میں اللہ سے امید ہے کہ آخرت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کام آئیں گی۔

ہر وقت ہی رہتا ہے مدارات کا عالم
کیا پوچھتے ہو ان کی عنایات کا عالم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے تمام کاموں کو نہایت مستعدی اور تندہی سے بجالاتے اور اپنی فرمابرداری سے حضور ﷺ کو خوش رکھتے تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی لیکن اس مدت میں آپ کبھی خفا نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا، آنحضرت ﷺ کو ان سے خاص محبت ہو گئی تھی ان کو کبھی بیٹا، اور کبھی کبھی پیار سے "اُنیس" (چھوٹا انس) کہہ کر مخاطب فرماتے تھے، اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے چھوہارے نوش فرماتے، کھانا موجود ہوتا تو تناول فرماتے، دوپہر کا وقت ہوتا تو آرام کرتے، نماز پڑھتے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا فرماتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص اعزاز حاصل

ہے کہ آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی دور یعنی دس سال سے لے کر بیس سال تک کا زمانہ جو کہ انسان کے بننے یا بگڑنے کا زمانہ ہوتا ہے، حضور ﷺ کی صحبت میں گزارا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، سفر و حضر اور خلوت وجلوت کی ان کے لئے کوئی تخصیص نہ تھی اور نزول حجاب سے پہلے وہ آنحضرت ﷺ کے گھر میں آزادی کے ساتھ آتے جاتے تھے۔

وجہ تخلیق حیات ان کا وجود اقدس
آستان ان کا ہوا لطف وکرم کا مصدر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا امیر بنایا تھا جب اس کے لئے ان کو بلایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

''انس کو آپ ضرور بحرین کی امارت دیں، وہ عقل مند کاتب ہیں''

(خیر القرون کی درس گاہیں، ص: ۲۱۷)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی صحبت خاص نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مزاج شناس نبوت اور دینی فہم کا حامل بنا دیا تھا۔

اس حقیر تحفہ کو قارئین کی خدمت میں اس خیال سے پیش کیا جاتا ہے کہ شاید اس عظیم صحابی کا ذکر راقم کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ قارئین سے التماس ہے کہ دوران مطالعہ مرتب کی طرف سے کوئی کوتاہی سامنے آئے تو ایک طالب علم کی لغزش قلم سمجھ کر اسے معاف فرمائیں اور اگر کوئی بات فائدہ دے جائے اور عمل صالح کا ذریعہ بن جائے تو راقم کی انتہائے تمنا یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں کو سمجھیں، ان کی صفات کو اپنے اندر پیدا کریں اور انہی کے نقش قدم پر چلیں، اللہ ہماری زندگی سے باطل لوگوں کے باطل طریقے نکال دے اور سچے لوگوں کے نورانی طریقوں کو ہماری زندگی میں زندہ کر دے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

اللہ تعالیٰ بیت العلوم کے ارباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے واقعاتی طرز تحریر پر مشتمل سیرت نگاریوں کا ایک بہت عمدہ سلسلہ شروع کیا ہے، بیت العلوم سے اب تک بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سوسو قصے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ اشاعت خلفائے راشدین کے قصوں سے شروع ہوئی تھی لیکن قارئین کی پسندیدگی کے پیش نظر اب یہ سلسلہ کافی وسعت اختیار کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی تمام دینی و اصلاحی کاوشوں کو قبول فرمائے اور دین وعلم کی مزید خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

من جملہ دوسرے احباب کے میں برادر عزیز حافظ محمد جنید سرور سلّمہٗ کا بھی شکر گزار ہوں جن کا حسن تعاون مسودہ کی تیاری میں معاون رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر کی جزا عطا فرمائے اور انہیں دین کے کاموں کے لئے قبول فرمائے۔

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے

محمد اویس سرور
فاضل و مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور
14 اگست 2007ء

﴿مختصر حالات زندگی﴾

اے رہرو فرزانہ! رستے میں اگر تیرے
گلشن ہے تو شبنم ہو، صحرا ہے تو طوفاں ہو

حضرت انسؓ کا خاندان:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ''ابوحمزہ'' ہے اور ''خادم رسول اللہ'' کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ نجار سے ہے، جو انصار مدینہ کا معزز ترین قبیلہ شمار کیا جاتا ہے۔ سلسلہ نسب کچھ یوں ہے:

''انس بن مالک بن نضر اء بن ضمضم بن زید بن حرام بن جنب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار''

آپ کی والدہ ام سُلیم سہلہ بنت ملحان انصاریہ ہیں، ان کا سلسلہ نسب تین واسطوں سے حضرت انس کے والد کے سلسلہ سے جاملتا ہے۔ سیدہ ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار عہد نبوی کی نامور اور ممتاز خواتین میں ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال پہلے مدینہ میں پیدا ہوئے، ابھی آپ کی عمر نو سال نہ ہوئی تھی کہ آپ کی والدہ نے اسلام قبول کرلیا، ان کے والد بیوی سے ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ ماں نے دوسرا نکاح ابوطلحہ سے کیا جن کا شمار قبیلہ خزرج کے متمول اشخاص میں ہوتا تھا۔ حضرت ام سُلیم حضرت انس کو اپنے ساتھ حضرت ابوطلحہ کے گھر لے گئیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی گھر میں تربیت پائی اور تاریخ اسلام کے ایک بلند پایہ فرد ثابت ہوئے۔

ابوحمزہ کنیت رکھنے کی وجہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک خاص قسم کی سبزی چنا کرتے تھے جس کا نام ''حمزہ'' تھا اسی

مناسبت سے آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ابوحمزہ کنیت تجویز فرمائی۔

گھرانہ انسؓ کا قبول اسلام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر آٹھ یا نو سال ہوگی کہ مدینہ میں اسلام کی صدا بلند ہوئی۔ بنو نجار نے قبول اسلام میں جو پیش رفت کی اس کا اثر تھا کہ اس قبیلہ کے اکثر افراد آنحضرت ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے تو حید ورسالت کے علم بردار ہو چکے تھے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سُلیم نے بھی عقبہ ثانیہ سے قبل دین اسلام اختیار کرلیا تھا۔ حضرت انس کے والد چونکہ بت پرست تھے وہ بیوی کے اسلام سے برہم ہوکر شام چلے گئے، ادھر ام سُلیم نے ابو طلحہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ بھی مذہب اسلام قبول کریں، چنانچہ وہ مسلمان ہوئے اور عقبہ ثانیہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے دست حق پرست پر مکہ جاکر بیعت کی تھی، اس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھرانہ ایمان سے منور تھا، ان کی جنتی ماں ام سُلیم شمع اسلام کی پروانہ تھیں اور ان کے محترم باپ حضرت ابو طلحہ دین حنیف کے ایک پرجوش فدائی تھے بیٹے نے انہی والدین کی آغوش محبت میں تربیت پائی اور ایک مثالی مسلمان ہوئے۔

خدمت رسولؐ کا اعزاز:

ابھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر دس سال ہوگی کہ وہ یوم مسعود آیا جس کے انتظار میں اہل مدینہ نے کئی راتیں کاٹی تھیں، حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے اور شہر مدینہ کو "مدینۃ الرسول ﷺ" ہونے کا شرف عطا فرمایا۔

ہوئی تیری آمد آمد تو برائے خیر مقدم
کہیں کھل گئے گلستاں، کہیں ہوگیا چراغاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گو اس وقت صغیر السن تھے لیکن پرجوش تھے، جس ساعت سعید میں مدینہ کا افق آفتاب نبوت کی نورانی شعاعوں سے منور ہو رہا تھا حضرت انس اور بہت سے لڑکے جاء رسول اللہ ﷺ کا مژدہ جاں فزاں سنا رہے تھے اور خوشی خوشی شہر کا چکر لگا رہے تھے۔

میں اس وقت سے تیرا پرستار حسن ہوں
دل کو میرے شعور محبت بھی جب نہ تھا

رہبر انسانیت ﷺ نے جب مدینہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انس کو اپنی غلامی میں لے لیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے منظور فرمالیا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادمان خاص کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام دیا۔ انہوں نے کم وبیش دس سال حامل نبوت ﷺ کی خدمت کی اور ہمیشہ اس سعادت وشرف پر ان کو ناز رہا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں حاضر تھا اس دن سے زیادہ قبیح اور تاریک دن میں نے کبھی بھی کسی دن کو نہیں دیکھا۔

دیکھا نہیں جب سے تجھے اے نور مجسم
آنکھوں میں رہا کرتا ہے برسات کا عالم

غزوات میں شرکت:

حضرت انس کے جوش محبت نے کسی موقع پر خود کو بارگاہ رسالت سے جدا نہ ہونے دیا، غزوہ بدر میں ان کی عمر کچھ نہ تھی، بارہ سال کے لگ بھگ تھے، لیکن مجاہدین اسلام کے پہلو بہ پہلو میدان جنگ میں موجود تھے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خدمت گزاری کا فرض بجا رہے تھے، ان کی اس کم سنی سے لوگوں کو شرکت بدر میں اشتباہ ہوتا تھا چنانچہ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ بدر میں موجود تھے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "میں بدر سے کہاں غائب ہوسکتا تھا"۔

واقعہ بدر سے ایک سال بعد غزوہ احد پیش آیا، اس میں بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت کم عمر تھے، ذوالقعدہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ اور بیعت الرضوان پیش آئی، اس وقت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عنفوان شباب تھا، یعنی سولہ برس کی عمر تھی، اب وہ میدان جنگ میں

نبرد آزمائی کے قابل ہو گئے تھے، ۷ھ میں آنحضرت ﷺ نے عمرۃ القضاء فرمایا، اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام جان نثاروں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ہم رکاب تھے، اسی سال خیبر پر فوج کشی ہوئی اس غزوہ میں حضرت انس اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک اونٹ پر سوار تھے اور حضور ﷺ سے اس قدر قریب تھے کہ ان کا قدم حضور ﷺ کے قدم کو مس کر رہا تھا۔ ۸ھ میں مکہ اور طائف میں معرکوں کا بازار گرم ہوا اور ۱۰ھ میں حضور ﷺ نے حجۃ الوداع یعنی آخری حج کیا ان سب واقعات میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکت کی اور سعادت دنیوی واخروی سے بہرہ اندوز ہوئے۔

نگاہ صحابہؓ میں حضرت انسؓ کا مقام:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا امیر بنایا تھا جب اس کے لئے ان کو بلایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

''انس کو آپ ضرور بحرین کی امارت دیں، وہ عقل مند کاتب ہیں''

(خیر القرون کی درس گاہیں، ص: ۲۱۷)

بحرین کی امارت کے بعد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ چلے گئے اور وہیں اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے:

(وکانت اقامته بعد النبی ﷺ بالمدینة ثم شهد الفتوح ثم وطن البصرة ومات بها)

''وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ میں مقیم رہے پھر فتوحات میں شرکت کی اس کے بعد بصرہ مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی'' الاصابۃ (۷۲/۱)

سانحہ ارتحال:

عمر شریف اس وقت سو سے متجاوز ہو چکی تھی ۹۳ھ میں پیمانہ عمر لبریز ہو گیا، چند مہینوں

تک بیمار رہے، شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا، اور دور دور سے لوگ عیادت کو آتے تھے، جب وفات کا قریب ہوا تو ثابت بنانی سے کہ تلامذہ خاص میں تھے، فرمایا کہ میری زبان کے نیچے آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک رکھ دو، ثابت نے تعمیل حکم کی، اسی حالت میں روح مطہر نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر کے ۱۰۳ مرحلے طے کر چکے تھے بصرہ میں ان کے سوا اور کوئی صحابی زندہ نہ تھا اور عموماً عالم اسلامی (بجز ابوالطفیل) صحابہ کرام کے وجود سے خالی ہو چکا تھا، نماز جنازہ میں اہل عیال، تلامذہ اور احباب خاص کی معتد بہ تعداد موجود تھی، فسطن بن مدرک کلابی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے محل کے قریب موضع طف میں دفن کیے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے لوگوں کو سخت صدمہ ہوا، اور واقعی رنج والم کا مقام تھا، تربیت یافتگاں نبوی۔ ایک ایک کر کے اٹھ گئے تھے صرف دو شخص باقی تھے جن کی آنکھیں شمع نبوت کے دیدار سے روشن ہوئی تھیں اب ان میں سے بھی ایک نے دنیائے فانی سے قطع تعلق کر لیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو مورقؔ بولے افسوس! آج نصف علم جاتا رہا لوگوں نے کہا یہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہا میرے پاس ایک بدعتی آیا کرتا تھا، وہ جب حدیث کی مخالفت کرتا میں اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر کرتا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سنا کر اس کی تشفی کرتے تھے اب کون صحابی ہے جس کے پاس جاؤں گا۔

باغ جہاں میں صورت گلہائے تر رہا
باغ جناں میں مثل نسیم سحر گیا
خاک چمن میں گوہر شبنم نہاں نہیں
خورشید جلوہ بار سے پوچھ کدھر گیا

حلیہ مبارک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب صورت اور موزوں اندام تھے۔ مہندی کا

خضاب لگاتے تھے، ہاتھوں میں خلوق نامی خوشبو ملتے جس کی زردی سے چمک پیدا ہوتی تھی۔ انگوٹھی پہنتے تھے۔ صاحب اسد الغابہ نے روایت کی ہے کہ انگوٹھی کے نگینہ پر شیر کی صورت کندہ تھی۔

ایام پیری میں دانت ہلنے لگے تھے تو سونے کے تاروں سے کسوائے تھے۔

بچپن میں ان کے بال قدرے لمبے تھے، آقائے نامدار سرور عالم ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے تو ان بالوں کو بھی مس فرمایا تھا۔ ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بال کٹوانا چاہا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ان بالوں کو چھوا ہے ان کو نہ کٹاؤ۔

حضرت انس خز کے قیمتی کپڑے پہنتے تھے اور اس کا عمامہ باندھتے تھے۔

آل واولاد:

اللہ تعالی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال واولاد سے خوب نوازا تھا، ان کی وفات کے وقت بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو سے اوپر تھی، خدا نے انہیں اسی (80) سے زائد بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائے تھے۔ ان کے مشہور بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) عبداللہ بن انس

(۲) عبیداللہ بن انس

(۳) زید بن انس

(۴) یحییٰ بن انس

(۵) خالد بن انس

(۶) موسیٰ بن انس

(۷) ابوبکر بن انس

(۸) براء بن انس

(۹) علاء بن انس

(۱۰) عمر بن انس

مشہور بیٹیوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حفصہ بنت انس

(۲) ام عمرو بنت انس

(۳) رملہ بنت انس

(۴) امیمہ بنت انس

(۵) ام حرام بنت انس

(تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے ''سیر الصحابہ تذکرہ انسؓ جلد ۴،
اسد الغابہ، تذکرہ انسؓ، آئینہ سیرت حضرت انس بن مالک از ابن الشکور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۱۰۰ قصے

(قصہ ۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کا کوئی خادم نہ تھا۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرادیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

"یارسول اللہ! ان انسا غلام کیس فلیخدمک"

"اے اللہ کے رسول! انس سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا"

پس میں سفر و حضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا، آپؐ کے تحمل اور بردباری کی یہ حالت تھی کہ اگر میں نے کوئی نامناسب کام کیا تو آپ نے کبھی نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور اگر میں کوئی ضروری کام نہ کرسکا تو آپؐ نے کبھی نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہ کیا۔

رواہ البخاری (۲۵۶۱) و مسلم (۴۲۶۹) والترمذی (۱۹۳۸) وابوداؤد (۴۱۴۳) واحمد (۱۱۵۳۶)

(قصہ ۲) جبل احد کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحیثیت خادم خیبر کی طرف گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر جبل احد کے پاس پہنچے تو فرمایا:

"یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"

پھر آپؐ نے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"اے اللہ! میں اس کی کالی زمینوں کے مابین کے علاقہ کو محترم قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو محترم قرار دیا، اے اللہ!

ہمارے صاع اور مد (دو پیمانوں کے نام) میں برکت عطا فرما''

رواہ البخاری (۶۷۵ ۲) ومسلم (۲۳۹۵) والترمذی (۱۰۱۵) والنسائی (۵۴۴)
وابوداؤد (۱۷۵۸) وابن ماجہ (۱۸۹۹) واحمد (۱۱۵۰۵)

(قصہ ۳) ﴿حضور ﷺ کی مہر مبارک کے نقوش﴾

حضور ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنادیئے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کو مختلف ذمہ داریاں دے کر مختلف علاقوں میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین بھیجا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک خط ساتھ دیا اور اس پر نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی سے مہر بھی لگائی، اس مہر پر تین سطریں تھیں، ایک سطر میں ''محمد'' لکھا تھا، دوسری میں ''رسول'' اور تیسری میں ''اللہ'' لکھا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے جو خطوط مختلف بادشاہوں کی طرف ارسال کئے تھے ان پر جو مہر لگائی گئی تھی وہ مندرجہ ذیل الفاظ پر مشتمل تھی:

رواہ البخاری (۵۸۷۵ ۲) والنسائی (۲۴۰۴) ابوداؤد (۱۳۳۹) وابن ماجہ (۱۷۹۰) واحمد (۶۸)

(قصہ ۴) ﴿آیت حجاب کا نزول﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے میری عمر دس تھی۔ میری والدہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کا پابند بنایا۔ میں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی۔ جب اتنا عرصہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں گزارا تو جہاں دوسری بہت سی باتیں مجھے معلوم ہوئیں میں واقعہ نزول حجاب سے بھی خوب اچھی طرح واقف ہوں۔ اس سلسلہ میں ابتدائی آیات حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضور

سے شادی کے موقع پر نازل ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے شادی کے اگلے دن لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ لوگوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن کچھ لوگ تو بیٹھ ہی گئے اور کافی دیر حضور ﷺ کے پاس گزاری۔ نبی کریم ﷺ خود اٹھ کر باہر چل دیئے میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ چل پڑا تا کہ یہ لوگ بھی باہر چلے جائیں۔ جب حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس پہنچے تو آپ کو خیال آیا کہ وہ لوگ جا چکے ہوں گے۔ پس آپؐ واپس ہو گئے اور میں بھی واپس چل پڑا۔ جب حضور ﷺ حضرت زینب کے ہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ لوگ جوں کے توں بیٹھے تھے۔ پس حضور ﷺ واپس چلے گئے اور میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ جب حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے تو آپ کو خیال آیا کہ وہ لوگ واپس جا چکے ہوں گے، لہٰذا آپ واپس آئے تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کی آیات نازل ہوئیں۔

رواہ البخاری (۴۷۶۸) ومسلم (۱۲۵) والترمذی (۲۵۷۳)

(قصہ ۵) ﴿ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب حضور کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی۔ میری والدہ اور خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے کا کہا کرتی تھیں۔ ایک دن حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہم نے اپنی ایک پالتو بکری کا دودھ نکالا اور اس میں گھر کے کنویں کا پانی ملا کر حضور ﷺ کو پیش کیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بائیں طرف تشریف فرما تھے۔ (حضور ﷺ نے خود نوش فرما کر دودھ کا پیالہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ دیا بلکہ) آپ ﷺ نے اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک اعرابی کو دے دیا اور فرمایا:

"الایمن فالایمن"

"دایاں اس کے بعد پھر دایاں"

رواہ البخاری (۳۷۸۴) والترمذی (۱۸۱۵) وابوداؤد (۳۲۳۸) وابن ماجہ (۳۴۱۶) واحمد (۱۱۶۳۴)

اسلام دنیا کا وہ بے مثال دین ہے جس نے ہر انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے سرفراز کیا۔ دوسرے مذاہب کے برعکس اسلام میں انسانوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز اس کا کردار، اس کا تقویٰ اور اس کے اخلاق ہیں، خواہ وہ کسی بھی خاندان یا قوم سے تعلق رکھتا ہو یا کسی بھی علاقے کا رہنے والا ہو۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے ذات پات کی تقسیم کو ختم کیا اور انسانی عزت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ.

''بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے''

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(قصہ۶) اک باران آنکھوں نے بھی دیکھی وہ بہاریں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تمام لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے دل میں کہا خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ اگرچہ مجھے یہ خیال بھی تھا کہ چونکہ حضور ﷺ کا حکم ہے لہٰذا مجھے چلے جانا چاہئے۔ بہر حال میں بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں حضور ﷺ بھی وہاں تشریف لائے اور مجھے میری گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ''اے انیس! (حضور ﷺ کبھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیار سے انیس کہہ کر پکارا کرتے تھے) جہاں کا میں نے تجھے کہا تھا کیا تو وہاں گیا'' میں نے کہا ''جی ہاں! اے اللہ کے رسول! میں اب جا رہا ہوں'' میں نے نو سال حضور ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن آپ نے مجھے کبھی ڈانٹ کر نہ کہا کہ آپ نے یہ کیوں کیا یا یہ کیوں نہ کیا''

رواہ مسلم (۴۲۷۲) وابوداؤد (۴۳۱۸) وابن ماجہ (۳۷۱۰) واحمد (۱۱۶۹۴)

اک باران آنکھوں نے بھی دیکھی وہ بہاریں
گلرنگ رہے قلب و نظر جن سے خزاں تک

(قصہ ۷) ﴿کدو سے رغبت﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کدو بہت پسند تھا اور آپ اسے بڑے شوق اور رغبت سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس رغبت کی وجہ کچھ ان الفاظ میں بیان فرمائی:

''ایک مرتبہ (ایک دعوت میں) میں حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ سالن میں کدو تھے۔ آپؐ کدو کو بہت رغبت سے تناول فرما رہے تھے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ آپؐ کو کدو بہت پسند ہے۔ پس میں کدو آپ کے سامنے رکھنے لگا تا کہ آپ آسانی سے انہیں تناول فرما سکیں''

رواہ احمد (۱۳۵۷۸)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی اداؤں پر ایسا قربان تھے کہ کھانے پینے کے بارے میں بھی آپؐ کی پسندیدہ چیزوں کو پسند کرتے تھے۔ اس طرح یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنی باریک بینی سے آپؐ کی حرکات وسکنات کا مشاہدہ فرماتے تھے۔ اساتذہ، مشائخ اور والدین کی خدمت میں یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

(قصہ ۸) ﴿قیامت کی علامات﴾

ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حلقہ تدریس میں تشریف فرما درس حدیث دے رہے۔ آپ نے فرمایا ''میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو تمہیں میرے بعد کوئی نہ سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ علم مغلوب اور جہالت غالب ہو جائے گی۔ زنا عام ہو جائے گا عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد پر ہوگی''

رواہ البخاری (۷۹) ومسلم (۴۸۲۴) والترمذی (۲۱۳۱) وابن ماجہ (۴۰۳۵) واحمد (۱۱۵۰۶)

اسلام دنیا کا وہ بے مثال دین ہے جس نے ہر انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے سرفراز کیا۔ دوسرے مذاہب کے برعکس اسلام میں انسانوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز اس کا کردار، اس کا تقویٰ اور اس کے اخلاق ہیں، خواہ وہ کسی بھی خاندان یا قوم سے تعلق رکھتا ہو یا کسی بھی علاقے کا رہنے والا ہو۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے ذات پات کی تقسیم کو ختم کیا اور انسانی عزت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ.

"بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے"

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(قصہ ۶) ﴿اک باران آنکھوں نے بھی دیکھی وہ بہاریں﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تمام لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے دل میں کہا خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ اگرچہ مجھے یہ خیال بھی تھا کہ چونکہ حضور ﷺ کا حکم ہے لہٰذا مجھے چلے جانا چاہئے۔ بہرحال میں بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں حضور ﷺ بھی وہاں تشریف لائے اور مجھے میری گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا "اے انیس! (حضور ﷺ کبھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیار سے انیس کہہ کر پکارا کرتے تھے) جہاں کا میں نے تجھے کہا تھا کیا تو وہاں گیا" میں نے کہا "جی ہاں! اے اللہ کے رسول! میں اب جا رہا ہوں" میں نے نو سال حضور ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن آپ نے مجھے کبھی ڈانٹ کر نہ کہا کہ آپ نے یہ کیوں کیا یا یہ کیوں نہ کیا"

رواہ مسلم (۴۲۷۲) وابوداؤد (۴۳۱۸) وابن ماجہ (۳۷۱۰) واحمد (۱۱۶۹۴)

اک باران آنکھوں نے بھی دیکھی وہ بہاریں
گلرنگ رہے قلب و نظر جن سے خزاں تک

(قصہ ۷) ﴿کدو سے رغبت﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کدو بہت پسند تھا اور آپ اسے بڑے شوق اور رغبت سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس رغبت کی وجہ کچھ ان الفاظ میں بیان فرمائی:

''ایک مرتبہ (ایک دعوت میں) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ سالن میں کدو تھے۔ آپؐ کدو کو بہت رغبت سے تناول فرما رہے تھے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ آپؐ کو کدو بہت پسند ہے۔ پس میں کدو آپ کے سامنے رکھنے لگا تا کہ آپ آسانی سے انہیں تناول فرماسکیں''

رواہ احمد (۱۳۵۷۸)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں پر ایسا قربان تھے کہ کھانے پینے کے بارے میں بھی آپؐ کی پسندیدہ چیزوں کو پسند کرتے تھے۔ اس طرح یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنی باریک بینی سے آپؐ کی حرکات وسکنات کا مشاہدہ فرماتے تھے۔ اساتذہ، مشائخ اور والدین کی خدمت میں یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

(قصہ ۸) ﴿قیامت کی علامات﴾

ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حلقہ تدریس میں تشریف فرما درس حدیث دے رہے۔ آپ نے فرمایا ''میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو تمہیں میرے بعد کوئی نہ سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ علم مغلوب اور جہالت غالب ہو جائے گی۔ زنا عام ہو جائے گا عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی ذمہ داری ایک مرد پر ہوگی''

رواہ البخاری (۷۹) ومسلم (۴۸۲۴) والترمذی (۲۱۳۱) وابن ماجہ (۴۰۳۵) واحمد (۱۱۵۰۶)

(قصہ ۹) ﴿پانی میں برکت﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ آپؐ کی خدمت میں پرات جیسا ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو اس پانی میں ڈال دیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا اور اتنا زیادہ نکلا کہ ستر سے زیادہ آدمیوں نے اس پانی سے وضو کیا۔

رواہ البخاری (۱۹۳) ومسلم (۴۲۲۴) والترمذی (۳۵۶۴) والنسائی (۷۵) واحمد (۱۱۵۹۱) ومالک (۵۷)

(قصہ ۱۰) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں حضور ﷺ کی امامت﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کی دعوت کی۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو فرمایا ''چلو سب اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں'' ہمارے گھر میں ایک چٹائی تھی جو کثرت استعمال کی وجہ سے کافی میلی ہو گئی تھی، میں نے پانی چھڑک کر اسے صاف کر کے بچھا دیا۔ حضور ﷺ سب سے آگے کھڑے ہوئے، میں اور ایک یتیم لڑکا حضور ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ہمارے پیچھے گھر کی خواتین کھڑی تھیں۔ حضور ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

غالباً یہ نفل نماز تھی جوان حضرات کو نماز کی تعلیم دینے اور نماز سکھانے کے لئے انہیں پڑھائی تھی۔

رواہ البخاری (۳۶۷) ومسلم (۱۰۵۳) والترمذی (۲۱۷) والنسائی (۷۲۹) وابوداؤد (۵۱۷)
واحمد (۱۱۷۵۴) ومالک (۳۲۶) والدارمی (۱۲۵۶)

(قصہ ۱۱) ﴿دعوتِ طعام میں حضور ﷺ کے ہمراہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی تلاش میں نکلا اور مسجد میں آپ کو پالیا، آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ مجھے دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں ابوطلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے بلانے کے لئے بھیجا ہے؟''

میں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا ''کھانے کے لئے؟'' میں نے عرض کی ''جی ہاں'' حضور ﷺ نے اپنے پاس موجود حضرات کو چلنے کے لئے فرمایا اور خود بھی چل پڑے۔ میں سب کے آگے چلتا ہوا انہیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر لے آیا۔

رواہ البخاری (۴۰۴) ومسلم (۳۸۰۱) والترمذی (۳۵۶۳) و(احمد ۱۲۰۳۴)

ومالک (۱۴۵۱) والدارمی (۴۳)

(قصہ ۱۲) دین کے مٹنے کا درد وغم

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ آپؓ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''جن طاعات کو میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پایا ان میں سے صرف نماز باقی رہ گئی تھی لیکن اب وہ بھی ضائع کردی گئی ہے''

رواہ البخاری (۴۹۹) والترمذی (۲۳۷۱) واحمد (۱۱۵۳۹)، (۱۲۶۹۱)

ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں:

''نماز کے ضائع کرنے سے مراد نماز کو اس کے مستحب وقت سے مؤخر کرنا ہے یہ معنیٰ نہیں کہ لوگ نماز کو قضاء کردیتے ہیں۔ حجاج اور اس کے وزیر ولید کے بارے میں روایات صحیحہ میں آتا ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے بھی مؤخر کردیتے ہیں''

(فتح الباری، رقم الحدیث (۴۹۹)، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب تضییع الصلاۃ عن وقتھا)

(قصہ ۱۳) خرگوش کا شکار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ''مرالظہران'' نامی جگہ پر ہمیں ایک خرگوش نظر آیا، لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔ لوگ تو تھک کر بیٹھ

گئے لیکن میں نے اسے پکڑ لیا۔ اسے لے کر میں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اسے قبول فرمایا اور اسے تناول فرمالیا۔

رواہ البخاری (۲۳۸۴) ومسلم (۳۶۱۱) والترمذی (۱۷۱۱) والنسائی (۴۲۳۸) و ابوداؤد (۳۲۹۷) وابن ماجہ (۳۲۳۴) واحمد (۱۱۷۳۷)

(قصہ ۱۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مُردوں سے خطاب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہی ایک مرتبہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، اس راستہ میں ہمیں شام ہوگئی تو ہم پہلی رات کے چاند کو تلاش کرنے لگے۔ میری نگاہ چونکہ تیز تھی اس لئے میں نے چاند جلدی ہی دیکھ لیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو بھی چاند نظر آرہا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے از راہ تفنن جواب دیا ''جب میں بستر پر لیٹوں گا تو اس وقت اس کو دیکھ لوں گا'' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سے بدر کا قصہ بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ جنگ بدر سے ایک دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتا دیا تھا کہ ''یہ فلاں کے ہلاک ہونے کی جگہ ہے اگر اللہ نے چاہا، یہ فلاں کے ہلاک ہونے کی جگہ ہے اگر اللہ نے چاہا اور یہ فلاں کے ہلاک ہونے کی جگہ ہے اگر اللہ نے چاہا'' اگلے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی بات کو سچا کر دکھایا اور جس جگہ کی آپؐ نے نشان دہی کی تھی اس جگہ کافر ہلاک ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گڑھے میں پھینکنے کا حکم دیا، پھر مقتولین کفار کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے فلاں! اے فلاں! جس کا وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا کیا تم نے اس کو حق پایا، مجھ سے میرے رب نے جس چیز کا وعدہ کیا تھا میں نے تو اسے حق پایا'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''اے اللہ کے رسول! آپ ان لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ میری بات کو اچھی طرح سن رہے ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے''

رواہ احمد (۱۷۷)

(قصہ ۱۵) ﴿میں کوئی محفل نہ دیکھوں اب تیری محفل کے بعد﴾

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم اور قریبی ساتھی تھے، انہوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اسی دوران ایک مرتبہ پیر کے دن ہم لوگ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف نگاہ الفت سے دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ انور چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔ پھر آپؐ نے مسکراتے ہوئے مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد شدت مسرت سے ہم نماز توڑنے کا پختہ ارادہ کر چکے تھے کہ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرلو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ لٹکا دیا اور اسی دن آپ کا وصال ہوگیا۔

رواہ البخاری (۲۳۹) ومسلم (۶۳۷)، (۱۹۹۶) والنسائی (۱۸۰۸)

وابن ماجہ (۱۶۱۳) واحمد (۱۱۶۲۹)

چھین لے مجھ سے نظر اے جلوۂ خوش رو دوست
میں کوئی محفل نہ دیکھوں اب تری محفل کے بعد

(قصہ ۱۶) ﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا﴾

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے لئے کھجوریں اور گھی مکھن وغیرہ پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا "اپنی کھجوروں اور گھی کو برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ایک کونے میں نفلی نماز ادا کی اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے بیٹے اور اپنے خادم انس کے لئے خصوصی دعا فرما دیجئے" چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کی دعا

مانگی، آپ نے فرمایا:

اللھم ارزقه مالا و ولدا و بارک له فیه.

''اے اللہ! انس کو مال و اولاد عطا فرما اور اس میں برکت فرما''

اب میں انصار میں سب سے بڑا مالدار ہوں اور میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا ہے کہ میری صلبی اولاد میں حجاج سے پہلے ایک سو بیس سے زیادہ لوگ دفن کئے جا چکے ہیں۔

رواہ البخاری (۱۸۴۶) و مسلم (۱۰۵۵) والترمذی (۲۷۶۳) واحمد (۱۱۶۱۱)

(قصہ ۱۷) آقا ﷺ کے راز کی حفاظت

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے بچپن کا ایک واقعہ سنایا، جس میں ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے ہمیں سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لئے بھیج دیا۔ اس کام کی وجہ سے مجھے گھر جانے میں دیر ہوگئی، میری والدہ نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا مجھے حضور ﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ میری نے والدہ نے استفسار کیا کہ وہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا ''یہ حضور ﷺ کا راز ہے'' یہ سن کر میری والدہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''حضور ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا''

اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے ثابت! اگر میں یہ راز کسی کو بتاتا تو تجھے ضرور اس سے آگاہ کرتا''

رواہ مسلم (۴۵۳۳) واحمد (۱۱۶۱۷)

(قصہ ۱۸) احوال امت پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نظر

ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا ''حضور ﷺ کے زمانہ میں جو چیزیں ہمارے درمیان رائج تھیں آج ان میں سے ایک چیز بھی دیکھنے میں

نہیں آتی" ایک شخص نے کہا "نماز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "نماز میں جو کوتاہیاں تم کرتے ہو انہیں اچھی طرح جانتے ہو"۔ رواہ احمد (۱۱۵۳۹)

(قصہ ۱۹) سرکار دو عالم ﷺ نمونۂ زندگی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک شاگرد موسیٰ بن ابراہیم بن ابی ربیعہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ آپ ایک کپڑے کو پورے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر ایک طرف پڑی تھی۔ میں نے کہا "کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں؟" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"میں نے حضور ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے"

رواہ احمد (۱۱۸۳۲)

(قصہ ۲۰) چھوڑ بیٹھیں ترا در اہلِ جہاں کے ڈر سے

موہوب بن عبدالرحمٰن بن ازہر فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اوقات عمر بن عبدالعزیزؒ کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ ایک دن عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: "آپ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

"ہم نے حضور ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جب تمہاری نماز حضور ﷺ کی نماز کے موافق ہوتی ہے تو ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں اور جب تم حضور ﷺ کی نماز کی مخالفت کرتے ہو تو میں اپنی نماز پڑھ کر گھر چلا جاتا ہوں" رواہ احمد (۱۲۰۲۸)

چھوڑ بیٹھیں ترا در اہلِ جہاں کے ڈر سے
یہ تو ہم سے کسی صورت کسی عنواں نہ ہوا

(قصہ ۲۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دن رات حضور ﷺ کی خدمت میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سحری کے وقت حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا "اے انس! میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، میرے لئے کھانے کی کوئی چیز لاؤ" میں نے کچھ کھجوریں اور پانی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہجد کی اذان دے چکے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "کسی کو بلالاؤ جو میرے ساتھ کھانا کھائے" میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں نے ستو کا شربت پیا ہے اور میرا روزے کا ارادہ ہے" حضور ﷺ نے فرمایا "میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں" پس حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے ساتھ سحری کھائی۔ رواہ احمد (۱۲۵۶۰)

(قصہ ۲۲) اجازت سے متعلق حکم کا نزول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں (چونکہ چھوٹا بچہ تھا اس لئے) بغیر اجازت کے آپ کے پاس جاتا تھا۔ ایک دن میں اس طرح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

"اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی طرف سے نیا حکم آیا ہے، اب بغیر اجازت کے میرے پاس مت آنا" راہ احمد (۱۲۶۹۹)

(قصہ ۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پونجی

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "میں نے حضور ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے عمدہ چیز کوئی نہیں سونگھی۔ کوئی عطر یا مشک آپؐ کی خوشبو سے نہ بڑھ سکا۔ میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و ملائم ہو۔ کسی قسم کا ریشم آپؐ کی ہتھیلی سے نرم محسوس نہ ہوا" یہ سن کر حضرت انس کے شاگرد امام ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "میں محسوس کرتا ہوں کہ گویا آپ حضور ﷺ کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی باتوں کو سن رہے ہیں" حضرت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''کیوں نہیں میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن جب میں حضور ﷺ سے ملوں گا تو عرض کروں گا ''یارسول اللہ! میں آپ کا معمولی خادم ہوں'' میں نے دس سال مدینہ میں حضور ﷺ کی خدمت کی ہے۔ اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا، میرا ہر کام حضور ﷺ کی چاہت کے مطابق نہ ہوسکتا تھا۔ آپؐ نے مجھے کبھی اف تک نہ کہا اور مجھے کبھی نہ ڈانٹا۔

رواہ احمد (۱۲۸۳۹)

(قصہ ۲۴) ساری دنیا کے سونے چاندی سے بہتر......

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے تستر کی فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا۔ قبیلہ بکر بن وائل کے چھ آدمی مرتد ہوکر مشرکین سے جا ملے تھے ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ بکر بن وائل کے ان آدمیوں کا کیا ہوا؟ میں نے کہا اے امیر المومنین! وہ لوگ مرتد ہوکر مشرکین سے جا ملے تھے۔ ان کا علاج تو یہی تھا کہ ان کو قتل کر دیا جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ لوگ صحیح سالم میرے ہاتھ آ جاتے تو یہ مجھے ساری دنیا کے سونے چاندی سے زیادہ پسند ہوتا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! اگر وہ آپ کے ہاتھ آ جاتے تو آپ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے؟ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ وہ اسلام کے جس دروازے سے باہر نکل گئے تھے میں ان پر اسی دروازے سے واپس آ جانے کو پیش کرتا پھر اگر وہ اسلام کی طرف واپس آ جاتے تو میں ان کا اسلام قبول کر لیتا، ورنہ انہیں جیل خانہ میں ڈال دیتا۔

کنز العمال (۷۹/۱) حیاۃ الصحابۃ (۸۳/۱)

(قصہ ۲۵) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ پہنچا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بن چکے تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں آپ کے ہاتھ پر اسی چیز پر بیعت ہوتا ہوں جس پر میں آپ سے پہلے آپ کے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بیعت ہوا تھا کہ جہاں تک میرا بس چلے گا میں بات سنوں گا اور مانوں گا۔ کنز العمال (۸۱/۱)

(قصہ۲۶) حضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کا منظر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (بھی مدینہ میں) بچوں کے ساتھ دوڑا پھر رہا تھا سب لوگ کہہ رہے تھے کہ محمد (ﷺ) آگئے میں دوڑا تو پھر رہا تھا لیکن مجھے نظر کچھ نہیں آ رہا تھا۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ اور آپ کے ساتھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں تشریف لے آئے اور مدینہ کی ایک غیر آباد جگہ آ کر بیٹھ گئے پھر انہوں نے ایک دیہاتی آدمی کو بھیجا جو انصار کو ان دونوں حضرات (کے آنے) کی خبر کر دے۔ چنانچہ تقریباً پانچ سو انصار ان کے استقبال کے لئے نکلے اور ان دونوں حضرات کی خدمت میں پہنچ کر انہوں نے عرض کیا آپ دونوں حضرات تشریف لے چلیں آپ دونوں حضرات امن میں ہیں اور آپ دونوں حضرات کی بات مانی جائے گی۔ آپؐ اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان استقبال کرنے والوں کے درمیان چل رہے تھے۔ تمام مدینہ والے استقبال کے لئے نکل آئے یہاں تک کہ لڑکیاں گھروں کی چھتوں پر ایک دوسرے سے آگے بڑھ بڑھ کر حضور ﷺ کو دیکھ رہی تھیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہی تھیں کہ ان میں سے حضور ﷺ کون سے ہیں؟ ان میں حضور ﷺ کون سے ہیں؟ اس جیسا منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو اس دن بھی دیکھا تھا جس دن آپؐ مدینہ تشریف لائے تھے اور اس دن بھی دیکھا تھا جس دن آپؐ کا انتقال ہوا تھا ان دونوں جیسا کوئی دن میں نے نہیں دیکھا۔ البدایۃ والنھایۃ (۱۹۷/۳) حیاۃ الصحابۃ (۴۵۷/۱)

یعنی حضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کا موقع میری زندگی کا خوشگوار ترین لمحہ تھا اور جب حضور ﷺ کا انتقال ہوا وہ میری زندگی کا انتہائی غمگین اور بدترین موقع تھا۔

دعائیں پیغمبروں کی لوٹیں در خدا سے قبول ہو کر
جہاں کو تھا انتظار جن کا وہ آئے آخر رسول ہو کر
وہ نور بن کر فضا پہ چھائے، جہاں میں اک انقلاب لائے
بسے دلوں میں وہ بن کے خوشبو رہے وہ کانٹوں میں پھول ہو کر

یہی ہے حسرت یہی تمنا کہ جان نکلے رہِ حرم میں
پسِ فنا بھی پھرا کروں میں دیار طیبہ کی دھول ہو کر
اگر نہ ان کی پناہ ملتی نجانے کیا کچھ تباہ ہوتے
جہاں میں ہم لوگ آ گئے تھے ظلوم بن کر جمول ہو کر
خدا کے لطف و کرم سے کیفی اے ملی دو جہاں کی دولت
جو کوئی پہنچا ہے ان کے در پر غم جہاں سے ملول ہو کر

(کیفیات، ص:۴۸)

(قصہ ۲۷) ﴿غزوہ حنین کا ایمان افروز واقعہ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ حنین کے دن ہوازن اور غطفان وغیرہ قبائل کفار اپنے جانور اور بچوں کو بھی ساتھ لے کر آئے تھے (یہ اس زمانے کا دستور تھا کہ جو لوگ میدان جنگ میں جمے رہنے اور نہ بھاگنے کا پختہ عزم کر کے آتے وہ اپنا سب کچھ ساتھ لے کر میدان جنگ میں آتے کہ مر جائیں گے لیکن واپس نہیں جائیں گے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار مسلمان بھی تھے اور مکہ کے وہ لوگ بھی تھے جن کو آپ نے عام معافی دے دی تھی اور باوجود ان پر قابو پا لینے کے انہیں قتل نہیں کیا تھا۔ جنہیں طلقاء یعنی آزاد کردہ لوگ کہا جاتا تھا۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو یہ سب میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے (دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے جہاں آپ تھے وہاں اس وقت آپ اکیلے رہ گئے تھے) آپ نے اس دن دو آوازیں الگ الگ لگائیں۔ پہلے آپ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر آواز دی اے جماعت انصار! انصار نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ خوش رہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف متوجہ ہو کر آپ نے آواز دی اے جماعت انصار! انصار نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ خوش رہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ سفید خچر پر سوار تھے۔ آپ نے اس سے نیچے اتر کر فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہوگئی اور اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت زیادہ مال غنیمت ملا جسے آپ نے مہاجرین اور

طلقاء (نومسلم آزاد کردہ اہل مکہ) میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے انصار کو کچھ نہ دیا۔ اس پر انصار (کے بعض افراد) نے کہا جب کوئی مشکل وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے۔ اور جب مال غنیمت تقسیم کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ دوسروں کو دے دیا جاتا ہے۔ کسی طرح یہ بات حضور ﷺ تک پہنچ گئی تو آپ نے ان کو ایک خیمہ میں جمع فرمایا اور ان سے فرمایا اے جماعت انصار! وہ کیا بات ہے جو مجھ تک پہنچی ہے؟ سب خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا اے جماعت انصار! وہ کیا بات ہے جو مجھ تک پہنچی ہے؟ سب خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا اے جماعت انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا کو لے کر جائیں اور تم لوگ اپنے گھروں کو اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انصار نے کہا ہم بالکل راضی ہیں پھر آپ نے فرمایا اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار والی گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام راوی کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) کہا آپ اے ابوحمزہ (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) کیا اس موقع پر وہاں موجود تھے؟ انہوں نے کہا میں وہاں سے کہاں غائب ہوسکتا تھا! حیاۃ الصحابۃ (۱/۵۲۷)

قرب محبوب کوئی کھیل نہیں
ہر گھڑی امتحاں سے گزرے ہیں

(قصہ ۲۸) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں میرے ساتھ تھے اور میری بہت خدمت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے انصار کو حضور ﷺ کے ساتھ (اکرام ومحبت کا) معاملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں انصار میں سے جسے بھی دیکھتا ہوں اس کی ضرور خدمت کرتا ہوں۔ حیاۃ الصابۃ (۱/۵۳۸)

(قصہ ۲۹) خدمت کا اجر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ بغیر روزے کے تھے۔ ہم

لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ اس دن گرمی بہت زیادہ تھی ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا وہ تھا جس نے چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ بعض لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعہ دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے۔ پڑاؤ ڈالتے ہی روزے دار گر گئے اور جن کا روزہ نہیں تھا انہوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جنہوں نے آج روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔ حیاۃ الصحابۃ (۶۳۱/۱)

یعنی بعض اوقات خدمت کی ضرورت و اہمیت اتنی زیادہ ہوتی ہے جو نفلی روزوں سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ دین پر عمل کرنے کا بہترین نسخہ بھی یہی ہے کہ ہر موقع محل کے مطابق عمل کو اختیار کیا جائے۔ مالدار کے لئے نفلوں کی وہ اہمیت نہیں جو صدقات و خیرات کی ہے اور نادار کے لئے اپنے اہل و عیال کی ضرورت کو پورا کرنا ضروری ہے۔

(قصہ ۳۰) انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوق شہادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مشرکین سے جو سب سے پہلی لڑائی لڑی میں اس میں شریک نہیں ہو سکا۔ اب آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین سے لڑائی میں شریک ہونے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد کے دن جب مسلمانوں کو شکست ہونے لگی تو انہوں نے کہا اے اللہ! صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو کچھ کیا میں تجھ سے اس کی معذرت چاہتا ہوں اور مشرکین نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے برآت کا اظہار کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ آگے بڑھے تو سامنے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو آتے ہوئے ملے۔ انہوں نے کہا اے سعد بن معاذ! (میرے باپ) نضر کے رب کی قسم! احد پہاڑ کے پیچھے سے مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت سعد نے (بعد میں یہ قصہ بیان کرتے ہوئے) حضور ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! حضرت انس نے جو کر دکھایا (اور جس بہادری سے وہ لڑے) وہ میں نہ کر سکا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر تلوار اور نیزے اور تیر کے اسی سے

زیادہ زخم پائے۔ہم نے دیکھا کہ وہ شہید ہو چکے ہیں اور مشرکوں نے ان کے کان ناک وغیرہ بھی کاٹ رکھے ہیں۔جس کی وجہ سے کوئی ان کی پہچان نہ سکا۔صرف ان کی بہن نے ان کو ان کے ہاتھ کے پوروں سے پہچانا۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ.

''ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا جس بات کا عہد کیا تھا اللہ سے'' حیاۃ الصحابۃ (۱/۶۶۴)

وہ لوگ بھی ہیں جو ساحل پر طوفاں سے سہمے بیٹھے ہیں
کچھ ایسے شناور بھی ہیں جنہیں ہر موج میں ساحل ملتا ہے

(قصہ ۳۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دشمن کے شکنجے میں

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بھائی ملک عراق میں حریق مقام پر دشمن کے ایک قلعہ کے پاس تھے۔دشمن کے آدمی گرم زنجیروں میں آنکڑے باندھ کر پھینک رہے تھے (مسلمانوں میں سے) جو آدمی اس آنکڑے میں پھنس جاتا اسے وہ اپنی طرف کھینچ لیتے چنانچہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی ایسے ہی کیا (انہیں آنکڑے میں پھنسالیا) اس صورتحال کو دیکھ کر حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور دیوار کی طرف دیکھتے رہے (جیسے ہی انہیں موقع ملا) انہوں نے ہاتھ سے اس زنجیر کو پکڑ لیا اور جب تک اس آنکڑے کی (پیچھے والی) رسی نہ کاٹ لی اس وقت تک اس گرم زنجیر کو ہاتھ سے پکڑے رکھا۔اس کے بعد جب انہوں نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو ہاتھوں کی ہڈیاں نظر آرہی تھیں اور گوشت جل کر ختم ہو چکا تھا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچالیا۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکڑا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آگرا (جس میں وہ پھنس گئے) دشمن نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ

ان کو زمین سے اٹھالیا۔ (ان کے بھائی) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن سے لڑ رہے تھے تو ان کو لوگوں نے آ کر کہا کہ اپنے بھائی کو بچالو۔ چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دیوار پر کود کر چڑھ گئے پھر اپنے ہاتھ سے اس گرم زنجیر کو پکڑ لیا وہ زنجیر گھوم رہی تھی۔ زنجیر کو پکڑ کر اسے کھینچتے رہے اور (گرم زنجیر کی وجہ سے ان کے ہاتھوں کی کھال اور گوشت جلنے لگا پھر) ان کے ہاتھوں سے دھواں نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ انہوں نے (زنجیر کی) رسی کاٹ ڈالی۔ پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ ان کے گوشت کے جل جانے کی وجہ سے اندر کی ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ لیکن ان کی اسی جانثاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچالیا۔

حیاۃ الصحابۃ (۶۶۸/۱)

(قصہ ۳۲) ﴿رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ان کے ماموں حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیر معونہ کے دن نیزہ مارا گیا تو وہ اپنا خون لے کر اپنے منہ اور سر پر ڈالنے لگے پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جس آدمی نے حضرت حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا تھا وہ جبار بن سلمی کلابی ہیں۔ جب جبار نے پوچھا کہ (حضرت حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو قتل ہو رہے ہیں اور کہہ رہے کہ) میں کامیاب ہو گیا، اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ جنت ملنے کی کامیابی ہے۔ پھر جبار نے کہا اللہ کی قسم! حضرت حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ فرمایا اور یہ جبار اسی وجہ سے اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔

حیاۃ الصحابۃ (۶۹۶/۱)

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

(قصہ ۳۳) ﴿جنگ یمامہ کا ایک ایمان افروز واقعہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں کو شکست ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو لگا کر میدان جنگ میں

جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے چچا جان! کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں (کہ یہ کیا ہو رہا ہے مسلمان شکست کھا کر بھاگ رہے ہیں) انہوں نے کہا ہم حضور ﷺ کے ساتھ جا کر اس طرح جنگ نہیں کیا کرتے تھے۔ تم لوگوں نے (شکست کھا کھا کر) اپنے مقابل دشمن کو بہت بری عادت ڈال دی ہے۔ اے اللہ! ان (مرتدین) نے جو فتنہ کھڑا کیا ہے میں اس سے بھی بری ہوں اور ان (مسلمانوں) نے جو کیا ہے (کہ شکست کھا کر بھاگ رہے ہیں) میں اس سے بھی بری ہوں۔ پھر کافروں سے لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ حیاۃ الصحابۃ (۱/۷۰۷)

(قصہ ۴۴) حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا قصہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ کچھ گنگنا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اللہ نے تمہیں ان اشعار کے بدلہ ان سے بہتر چیز یعنی قرآن عطا فرمایا ہوا ہے (تم قرآن پڑھو) انہوں نے کیا تمہیں اس بات کا ڈر ہے کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا؟ نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ مجھے اس (نعمت شہادت) سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ میں اکیلا سو کافروں کو قتل کر چکا ہوں۔ اور جن کو میں نے دوسروں کے ساتھ مل کر قتل کیا وہ ان کے علاوہ ہیں۔

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب جنگ عقبہ کے دن فارس میں مسلمان شکست کھا کر ایک کونے میں سمٹ آئے تھے حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ایک آدمی اسے پیچھے سے ہانک رہا تھا پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ تم نے اپنے مقابلہ والوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔ (کہ ہر دفعہ شکست کھا لیتے ہو) یہ کہہ کر انہوں نے دشمن پر ایسا حملہ کیا کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی اور وہ خود اس دن شہید ہو گئے۔

حیاۃ الصحابۃ (۱/۷۱۰)

(قصہ ۳۵) ﴿ہم آخرت سے غافل کیوں ہیں؟﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے اور فصیح و بلیغ گفتگو کرتے ہوئے سنا تو فرمایا اے انس! مجھے ان کی باتوں سے کیا تعلق؟ آؤ ہم اپنے رب کا ذکر کریں کیونکہ یہ لوگ اپنی زبان سے کھال ہی اتار دیں گے۔ پھر مجھ سے فرمایا اے انس! کس چیز نے ان لوگوں کو آخرت سے پیچھے کر دیا اور کس چیز نے انہیں آخرت سے روک دیا؟ میں نے عرض کیا خواہشات نے اور شیطان نے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم! نہیں بلکہ انہوں نے اس وجہ سے آخرت کو چھوڑ دیا کہ دنیا تو سامنے ہے اور آخرت بعد میں آئے گی۔ اگر یہ آنکھوں سے آخرت دیکھ لیتے تو اس سے نہ ہٹتے اور شک نہ کرتے۔

حیاۃ الصحابۃ (۵۷/۳)

(قصہ ۳۶) ﴿مسجد کی طرف چھوٹے قدم﴾

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ (بصرہ کے قریب) زاویہ نامی بستی میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں انہوں نے اذان کی آواز سنی تو آواز سنتے ہی چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے شروع کر دیئے یہاں تک کہ میں (ان کے ساتھ) ایک مسجد میں داخل ہو گیا پھر فرمایا اے ثابت! کیا تم جانتے ہو کہ میں اس طرح کیوں چلا میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تاکہ نماز کی تلاش میں میرے قدم زیادہ ہو جائیں۔ حیاۃ الصحابۃ (۱۲۵/۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکات نے وہ بجلیاں بھر دی تھیں کہ اعمال کا شوق ان حضرات کی رگ و جاں میں پیوست ہو گیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے دوران اعضاء کو کثرت اس لئے دھوتے تھے کہ قیامت کے دن کی چمک زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکے۔ مسجد کی طرف انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے قدم بھی نیکیوں کے حصول کا کتنا پیارا انداز ہے۔

(قصہ ۳۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کا مالی سخت گرمی کے زمانے میں ان کے پاس آیا اور ان سے موسم کی خشکی اور بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور نماز پڑھی پھر مالی سے کہا کیا تمہیں کوئی بادل آسمان پر نظر آ رہا ہے؟ اس نے کہا کوئی نظر نہیں آ رہا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر جا کر پھر نماز پڑھی پھر اسے کہا۔ اس طرح تین چار مرتبہ ہوا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ اس مالی کو دیکھنے کے لئے کہا تو اس نے کہا۔ پرندے کے پر جتنا بادل نظر آ رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے رہے اور دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ باغ کے ذمہ دار نے اندر جا کر ان کو بتایا کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش ہو چکی ہے۔ انہوں نے فرمایا جو گھوڑا بشر بن شغاف نے بھیجا ہے۔ اس پر سوار ہو کر جاؤ اور دیکھو بارش کہاں تک ہوئی ہے؟ چنانچہ وہ دیکھ کر آیا اور اس نے بتایا کہ بارش مسیرین کے محلات اور غضبان کے محل سے آگے نہیں ہوئی (یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغات میں ہی ہوئی ہے، اس سے آگے نہیں ہوئی)

حیاۃ الصحابۃ (۱۷۴/۳)

(قصہ ۳۸) حدیث سیکھنے کے آداب

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں حدیث سناتے تو یہ بھی فرماتے تھے یہ حدیث ایسے نہیں سیکھی جاتی تھی جس طرح تم اور تمہارے ساتھی کرتے ہیں کہ ایک آدمی بیٹھ جاتا ہے اور سب اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان میں بیان کرتا ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر کئی حلقے بنا لیتے اور ان حلقوں میں قرآن پڑھتے اور فرائض اور سنتیں سیکھتے۔ مجمع الزوائد (۱۳۲/۱) وحیاۃ الصحابۃ (۲۳۱/۳)

(قصہ ۳۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت بنانیؒ کی محبت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ام ولد باندی حضرت جمیلہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں

کہ جب حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ''اے لونڈیا! ذرا خوشبو لانا تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو لگالوں یہ ثابت کی ماں کا بیٹا یعنی خود حضرت ثابت جب تک میرے دونوں ہاتھ کو چوم نہیں لے گا اس وقت تک راضی نہیں ہوگا''۔ حیاۃ الصحابۃ (۴۳۹/۳)

(قصہ ۴۰) جہاد فی سبیل اللہ کی برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اشعری بھائی کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے کہا میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ لوگوں کو قرآن سکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ذرا غور سے سنو! وہ بہت سمجھدار آدمی ہیں لیکن یہ بات انہیں نہ سنانا پھر فرمایا تم نے دیہاتیوں کو کس حال میں چھوڑا؟ میں نے کہا اشعری قبیلہ والے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ بصرہ والے میں نے کہا اگر یہ بات بصرہ والے سن لیں تو انہیں بہت بری لگے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ بات انہیں نہ بتانا لیکن ہیں وہ لوگ دیہاتی ہی، البتہ ان میں سے جسے اللہ جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق دے دے۔ (تو وہ دیہاتی نہیں رہے گا) طبقات ابن سعد (۱۶۲/۴)

(قصہ ۴۱) احرام کا مسنون طریقہ

حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذات عرق مقام سے احرام باندھا اور پھر احرام کھولنے تک ہم نے انہیں اللہ کے ذکر کے علاوہ اور کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔ احرام کھول کر مجھ سے فرمایا اے بھتیجے! احرام اس طرح ہوا کرتا ہے۔ طبقات ابن سعد (۲۲/۷)

احرام نام ہے خواہشات نفس کو دبانے اور اللہ کے لئے بعض حلال چیزوں سے اجتناب کرنے کا۔ اس لئے اس میں ہر اس عمل کا اہتمام کرنا چاہئے جو اللہ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل اس طرف نشاندہی کر رہا ہے۔

(قصہ ۴۲) ﴿چند مبارک کلمات﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں ایک حلقہ میں حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اس نے حضور ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمۃُ اللّٰہِ۔ حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ جب وہ آدمی بیٹھا تو اس نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ یُّحْمَدَ وَیَنْبَغِی لَہٗ.

''میں اللہ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو بہت زیادہ عمدہ ہو اور بابرکت ہو اور ایسی ہو جیسی ہمارے رب کو پسند ہے اور جیسی اس کی شان کے مناسب ہے''

حضور ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ یہی کلمات دہرا دیئے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دس فرشتے ان کلمات کو جھپٹے تھے ان میں سے ہر ایک انہیں لکھنا چاہتا تھا لیکن انہیں سمجھ نہ آیا کہ انہیں کیسے لکھیں، اس لیے وہ کلمات لے کر اوپر اللہ رب العزت کے دربار میں پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے جیسے کہے ہیں ویسے ہی لکھ دو۔ حیاۃ الصحابۃ (۳۲۸/۳)

(قصہ ۴۳) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بصرہ والوں کے دعائیں﴾

حضرت عبداللہ رومی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاویہ بستی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کسی نے ان سے کہا بصرہ سے آپ کے بھائی آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ ان کے لئے دعا کریں تو انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں دنیا میں بھی بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچا''

ان لوگوں نے مزید دعا کی درخواست کی تو انہوں نے وہی دعا پھر کر دی اور فرمایا اگر تمہیں یہ چیزیں دے دی گئیں تو دنیا اور آخرت کی خیر تمہیں دے دی جائے گی۔
حیاۃ الصحابۃ (۴/۳۵۶)

(قصہ ۴۴) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے بھائی کے لئے دعا﴾

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے بھائی کے لئے دعا کرتے تو یہ کہتے ''اے اللہ! اس پر نیک لوگوں والی رحمتیں نازل فرما، جو ظالم اور بدکار نہیں جو رات بھر عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں''۔ حیاۃ الصحابۃ (۳/۴۱۸)

(قصہ ۴۵) ﴿نور سے منور گھرانہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور سن ۹/۸ سال کا تھا کہ مدینہ میں اسلام کی صدا بلند ہوئی، بنونجار نے قبول اسلام میں جو پیش قدمی کی تھی اس کا اثر یہ تھا کہ اس قبیلہ کے اکثر افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام اختیار کرلیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بت پرست تھے، وہ بیوی کے اسلام پر برہم ہو کر شام چلے گئے تھے، ادھر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابوطلحہ سے اس شرط پر نکاح کرلیا کہ وہ بھی مذہب اسلام قبول کریں، چنانچہ وہ مسلمان ہوئے اور عقبہ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر مکہ جا کر بیعت کی تھی، اس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے منور تھا، ان کی جنتی ماں (ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) شمع اسلام کی پروانہ تھیں اور ان کے محترم باپ (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دین حنیف کے ایک پرجوش فدائی تھے بیٹے نے انہیں والدین کی صحبت میں تربیت پائی اور ایک بہترین مسلمان اور شمع رسالت کے جانثار پروانے ثابت ہوئے۔ سیر الصحابۃ (۳/۱۱۵)

(قصہ ۴۶) ﴿جہاں سے کفر کی ظلمت مٹانے کے لئے آئے﴾

۱۰ سال کی عمر ہوگی کہ وہ یوم مسعود آیا، جس کے انتظار میں اہل یثرب نے مہینوں

راتیں کاٹی تھیں، یعنی رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور شہر یثرب کو مدینۃ النبی ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گو اس وقت صغیر السن تھے لیکن پر جوش تھے، جس ساعت سعید میں مدینہ طیبہ کا افق آفتاب نبوت کی نورانی شعاعوں سے منور ہو رہا تھا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہت سے کم سن لڑکے جاء رسول اللہ جاء رسول اللہ کا مژدہ جاں بخش اہل یثرب کو سنا رہے تھے۔ اور نہایت جوش میں خوشی خوشی شہر کا گشت لگا رہے تھے جاء محمد ﷺ کی آواز کان میں آتی مڑ کر دیکھتے کہ شاید کاروان قدس منزل مقصود پر خیمہ زن ہوا ہے لیکن گرد کارواں کے سوا کچھ نظر نہ آتا اتنے میں گرد مٹی اور نہایت ہی شوکت وشان سے ماہتاب نبوت نمودار ہوا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت مند نگاہ رخ انور پر پڑی اور تصدیق قلبی اور اقرار لسانی نے صحابیت کا ممتاز شرف بارگاہ نبوت سے حاصل کیا۔

آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں اقامت فرمائی تو حضرت ابوطلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انس کو اپنی غلامی میں لے لیجئے آنحضرت ﷺ نے منظور فرمایا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادمان خاص کے زمرہ داخل ہو گئے۔

سیر الصحابۃ (۱۱۶/۳)

جہاں سے کفر کی ظلمت مٹانے کے لئے آئے
دلوں میں شمع ایمانی جلانے کے لئے آئے
نبی آئے ہزاروں اور گئے درس وفا دے کر
سلام ان پر جو آئے اور آنے کے لئے آئے

(قصہ ۴۷) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خدمت رسول ﷺ میں﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام دیا، وہ کم بیش دس برس حامل نبوت ﷺ کی خدمت کرتے رہے اور ہمیشہ اس شرف پر ان کو ناز رہا۔ معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پیشتر خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے۔ دوسرے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر

اپنے گھر کا رخ کرتے تھے محلّہ میں ایک مسجد تھی وہاں لوگ ان کا انتظار کرتے جب یہ پہنچتے اس وقت وہاں نماز ہوتی تھی۔

ان اوقات کے ماسوا بھی وہ آنحضرت ﷺ کے احکام کی تعمیل کے لئے حاضر رہتے تھے ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے کاموں سے فارغ ہو کر گھر روانہ ہوئے دوپہر کا وقت تھا، لڑکے کھیل رہے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے اتنے میں آنحضرت ﷺ ادھر تشریف لائے لڑکوں نے دور سے دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آرہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کسی کام کے لئے بھیج دیا اور خود ایک دیوار کے سایہ میں تشریف فرما رہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیر ہوگئی تھی گھر گئے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا آج دیر کہاں لگائی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ایک کام سے گیا تھا وہ بہانہ سمجھیں اور پوچھا کام کیا تھا؟ انہوں نے کہا ایک پوشیدہ بات تھی، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس کو کسی سے نہ کہنا، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی پر ظاہر نہیں کیا۔

ایک مرتبہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو ان کے تلمیذ خاص تھے، فرمایا اے ثابت! میں کسی شخص کو اس راز سے آگاہ کرتا تو وہ تم تھے، لیکن میں بیان نہیں کروں گا۔

سیر الصحابۃ (۱۱۷/۳)

(قصہ ۴۸) حضور ﷺ کی سحری

ایک دن نماز فجر سے قبل آنحضرت ﷺ نے فرمایا، آج روزہ کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلا دو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی سے اٹھے اور کچھ کھجوریں اور پانی لیکر حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے سحری کھائی اور پھر نماز فجر کے لئے تیار ہوئے۔ سیر الصحابۃ (۱۱۸/۳)

(قصہ ۴۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بحرین روانگی

آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین میں صدقات کا افسر بنانا چاہا، پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کیا، انہوں نے کہا

کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہوشیار شخص ہیں آپ نے جو خدمت ان کے لئے تجویز کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ خلافت میں طلب کیا اور بحرین کا عامل بنا کر بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فقہ کے لئے ایک جماعت کے ساتھ بصرہ روانہ کیا، اس جماعت میں تقریباً دس اشخاص تھے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مستقل طور پر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور زندگی کا بقیہ حصہ یہیں بسر کیا۔ سیر الصحابۃ (۱۲۵/۳)

(قصہ ۵۰) حجاج، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی مانگتا ہے

عبدالمالک بن مروان کے زمانہ خلافت میں حجاج بن یوسف ثقفی جو سلطنت امویہ کے مشرقی ممالک کا گورنر تھا، اور ظلم وجور میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا، جب بصرہ آیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر نہایت سخت تنبیہ کی اور لوگوں میں ذلیل کرنے کی خاطر گردن پر مہر لگوا دی۔ حجاج کا خیال تھا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا کے رخ پر چلتے ہیں چنانچہ ان کو دیکھ کر کہا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چال بازی! کبھی مختار کا ساتھ دیتے ہو اور کبھی ابن اشعث کا، میں نے تمہارے لئے بڑی سخت سزا تجویز کی ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت تحمل سے کام لے کر پوچھا خدا امیر کو صلاحیت دے کس کے لئے سزا تجویز ہوتی ہے۔ حجاج نے کہا تمہارے لئے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو کر اپنے مکان واپس تشریف لائے اور خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک خط جس میں حجاج کی شکایت لکھی تھی روانہ کیا، عبدالملک نے خط پڑھا تو غصہ سے بے تاب ہو گیا، اور حجاج کو ایک تہدید آمیز خط لکھا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فوراً ان کے مکان پر جا کر معافی مانگو ورنہ تمہارے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا جائے گا، حجاج مع درباریوں کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور معافی مانگی اور درخواست کی کہ خوشنودی کا ایک خط خلیفہ کے پاس بھیج دیجئے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی عرض داشت منظور کی اور دمشق ایک خط روانہ کیا۔ سیر الصحابۃ (۱۲۱/۳)

(قصہ ۵۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں برکت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت اولاد میں انصار پر فوقیت رکھتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا فرمائیے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر تک دعا کی اور اخیر میں یہ فقرہ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا:

اللھم اکثر مالہ وولدہ وادخلہ الجنۃ.

''اے اللہ! انس کے مال و اولاد میں برکت عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ دو باتیں پوری ہوگئیں اور تیسری کا منتظر ہوں، مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر متمول نہ تھا، اولاد کی اتنی زیادتی تھی کہ خاص حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۸۰ لڑکے اور دو لڑکیاں (لڑکیوں کے نام حفصہ اور ام عمرو تھا) تولد ہوئیں اور پوتوں کی تعداد اس پر مستزاد تھی، مختصر یہ کہ وفات کے وقت بیٹوں اور پوتوں کا ایک پورا کنبہ چھوڑا تھا جن کا شمار ۱۰۰ سے اوپر تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور بیٹیوں اور بیٹیوں کے نام یہ ہیں (۱) عبداللہ، (۲) عبید اللہ، (۳) خالد، (۴) موسیٰ، (۵) نضر، (۶) ابوبکر، (۷) براء، (۸) علاء، (۹) یحییٰ (۱۰) عمر، (۱۱) رملہ، (۱۲) امیمہ، (۱۳) ام حرام، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے محبت تھی، وہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے، ازدیاد الفت کا ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ اپنے لڑکوں کو خود تعلیم دیتے تھے، لڑکیوں کو بھی حلقہ درس میں بیٹھنے کی اجازت تھی، ان کے کئی لڑکے فن حدیث میں شیخ اور امام کا منصب رکھتے تھے اور طبقہ تابعین میں خاص عظمت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، یہ سب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔

تعلیم کے ماسوا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے تیر انداز تھے، اپنے لڑکوں کو تیر اندازی کی بھی مشق کراتے تھے، پہلے لڑکے نشانہ لگاتے، جس میں بسا اوقات غلطی ہو جاتی تو

خود حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا تیر جوڑ کر مارتے کہ نشانہ خالی نہ جاتا تھا لڑکوں کو تیر اندازی کی مشق کرانا انصار میں ایام جاہلیت سے رائج تھا۔ سیر الصحابۃ (۱۲۳/۴)

(قصہ ۵۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب دو عالم کا ذکر کرتے تھے تو فرط محبت سے بے قرار ہو جاتے تھے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کر رہے تھے، آپ کا ایک ایک خال وخط زبان مدیح میں نبات محبت گھول رہا تھا، الفاظ جو ادا ہو رہے تھے اسی عالم میں شوق زیارت کا زبردست جذبہ ظہور پذیر ہوا۔ حرماں نصیبی اور برگشتہ بختی نے وہ ایام سعید یاد دلائے جب ہادی برحق عالم مادی کے گلی کوچے میں پھرا کرتے، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شرف غلامی پر ناز کیا کرتے تھے، دفعۃً حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا اور زبان سے بے اختیارانہ یہ جملہ نکلا کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہو گا تو عرض کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنی غلام حاضر ہے۔ سیر الصحابۃ (۱۳۴۲/۴)

(قصہ ۵۳) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا بوسہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر مجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے لبریز ہوتی تھی، وہ عہد نبوت کے واقعات اپنے تلامذہ کے گوش گذار کیا کرتے تھے، اثنائے ذکر دل میں ایک ٹیس اٹھتی جس سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے چین ہو جاتے تھے لیکن یہ وہ درد تھا جس کا علاج طبیبوں کے اختیار سے باہر تھا، ناچارہ ہو کر گھر تشریف لے جاتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات نکال لاتے ان ظاہری یادگاروں کو دیکھ کر دل کو تسکین دیتے اور جمعیت خاطر کا سامان بہم پہنچاتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جوش محبت اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ اس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام مجلس متاثر تھی ان کے تلامذہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو خاص محبت پیدا ہو گئی تھی، وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ولولہ محبت کا کرشمہ تھا، ثابتؒ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد

رشید تھے وہ بالکل اپنے استاد کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ہمیشہ عہد نبوت ﷺ کی نسبت سوال کرتے ایک روز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آپ نے کبھی آنحضرت ﷺ کا دست مبارک چوما تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ''ہاں! چوما ہے'' اس بات نے حضرت ثابتؒ کے دل میں سوز محبت میں بے قراری پیدا کردی اور فوراً حضرت انس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی کہ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں چوموں گا۔ سیر الصابۃ (۱۳۲/۳)

(قصہ ۵۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

اسلام کا سب سے بڑا رکن کلمہ توحید کے بعد نماز ہے آنحضرت ﷺ جس خشوع و خضوع اور جس آداب کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کوشش کرتے تھے کہ خود بھی اسی طریقے پر کاربند ہوں، چنانچہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین آنحضرت ﷺ کی نماز سے ملتی جلتی نماز پڑھتے تھے، لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے طرز وطریقہ سے جو مشابہت اختیار کی تھی وہ ایک چراغ ہدایت تھا، جو نبوت کے قلب مبارک سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب باصفا میں روشن ہوا تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے ابن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بڑھ کر کسی کو آنحضرت ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سیر الصحابۃ (۱۳۳/۳)

(قصہ ۵۵) عورت کی دعا سے بیٹے کا زندہ ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری جوان کی عیادت کے لئے گئے کچھ ہی دیر میں اس کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے اس کی آنکھیں بند کر کے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اس کی والدہ سے کہا اپنے بیٹے کے صدمہ پر صبر کرو اور اس پر ثواب کی امید رکھو۔ اس کی والدہ نے کہا کیا اس کا انتقال ہوگیا ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ اس پر اس کی والدہ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا مانگی اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور ہجرت کر کے تیرے پاس آئی اور جب بھی مجھ پہ کوئی مصیبت

یا سختی آئی اور میں نے تجھ سے دعا کی تو نے وہ مصیبت اور سختی ضرور ہٹائی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ تو مجھ پر یہ مصیبت مت ڈال۔ اس کے یہ دعا مانگتے ہی (اس کا بیٹا زندہ ہوگیا) اور چہرے سے کپڑا ہٹا کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد ہم نے کھانا کھایا تو اس نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔ بیہقی کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بوڑھی اور نابینا تھیں۔ حیاۃ الصحابۃ (۶۴۶/۳)

(قصہ ۵۶) امت محمدیہ کی تین انوکھی خصوصیات

حضرت عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اس امت میں ایسی تین باتیں پائی ہیں کہ وہ اگر بنی اسرائیل میں ہوتیں تو کوئی امت ان کا مقابلہ اور ان کی برابری نہ کرسکتی۔ ہم نے کہا اے ابوحمزہ! وہ تین باتیں کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ ہم لوگ صفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک مہاجر عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اس کے ساتھ ایک بیٹا بھی تھا جو کہ بالغ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو (مدینہ کی) عورتوں کے سپرد کردیا اور اس کے بیٹے کو ہمارے ساتھ شامل کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ مدینہ کی وبا میں مبتلا ہوگیا اور چند دن بیمار رہ کر فوت ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھیں بند کیں اور ہمیں اس کا جنازہ تیار کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم نے اسے غسل دینا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا کر اس کی والدہ کو بتادو، چنانچہ میں نے اسے بتادیا وہ آئی اور بیٹے کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر یہ دعا مانگی اے اللہ! میں اپنی خوشی سے مسلمان ہوئی اور میرے دل کا میلان بتوں سے بالکل ہٹ گیا، اس لیے میں نے انہیں چھوڑا ہے اور تیری وجہ سے بڑے شوق سے میں نے ہجرت کی اور مجھ پر یہ مصیبت بھیج کر بتوں کے پوجنے والوں کو خوش نہ کر اور جو مصیبت میں اٹھا نہیں سکتی وہ مجھ پر نہ ڈال۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابھی اس کی والدہ کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ اس کے بیٹے نے اپنے قدموں کو ہلایا اور اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا (اور زندہ ہوکر بیٹھ گیا) اور بہت عرصہ تک زندہ رہا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا اور اس

کے سامنے اس کی ماں کا بھی انتقال ہوا۔ کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ حضرت ابن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور ہم نے غسل دے ان کا جنازہ تیار کر دیا پھر قبر کھود کر انہیں دفن کر دیا۔ دفن کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا یہ اس زمانہ کے انسانوں میں سب سے بہترین ہیں یہ حضرت حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس نے کہا یہاں کی زمین مردوں کو باہر پھینک دیتی ہے۔ اگر آپ لوگ ان کو ایک دو میل دور لے جا کر دفن کر دو تو اچھا ہے کیونکہ وہاں کی زمین مردوں کو قبول کر لیتی ہے ہم نے کہا ہمارے اس ساتھی کے لئے ان کے احسانات اور نیکی کا یہ بدلہ تو مناسب نہیں ہے کہ ہم انہیں یہاں دفن رہنے دیں اس طرح تو ان کی نعش باہر آ جائے گی اور انہیں درندے کھا جائیں گے چنانچہ ہم سب نے اس پر اتفاق کیا کہ قبر کھود کر انہیں نکالا جائے اور دوسری جگہ دفن کیا جائے۔ ہم نے قبر کھودنی شروع کر دی۔ جب ہم لحد پر پہنچے تو ہم دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ لحد میں ان کی نعش موجود نہیں تھی اور اس میں تا حد نگاہ نور چمک رہا تھا ہم نے لحد پر دوبارہ مٹی ڈال دی اور وہاں سے چل دیئے۔

البدایۃ والنہایۃ (۱۵۴/۶)

(قصہ ۵۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھی میں برکت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی ایک بکری تھی وہ اس کا گھی ایک کپی میں جمع کرتی رہیں۔ جب وہ کپی بھر گئی تو اپنی لے پالک لڑکی کے ہاتھ وہ کپی بھیجی اور اس سے کہا اے بیٹی! یہ کپی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دو آپؐ اسے سالن بنا لیا کریں گے۔ وہ لڑکی کپی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گھی کی کپی حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے فرمایا اس کی کپی خالی کر کے دے دو گھر والوں نے خالی کر کے کپی اسے دے دی وہ لے کر چلی گئی اور گھر آ کر اسے ایک کھونٹی پر لٹکا دیا اس وقت حضرت ام سلیم گھر پر نہیں تھیں۔ جب وہ گھر واپس آئیں تو دیکھا کہ کپی بھری ہوئی ہے اور اس میں سے گھی ٹپک رہا ہے۔ انہوں نے کہا اے لڑکی! کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ یہ کپی جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے آؤ۔ اس نے

کہا میں تو دے آئی ہوں اگر آپ کو میری بات پر اطمینان نہیں ہے تو آپ خود جا کر حضور ﷺ سے پوچھ لیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس لڑکی کو لے حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس لڑکی کے ہاتھ ایک کپی آپ کی خدمت میں بھیجی تھی جس میں گھی تھا حضور ﷺ نے فرمایا ہاں یہ کپی لے کر آئی تھی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق اور سچا دین دے کر بھیجا وہ کپی تو بھری ہوئی ہے اور اس میں سے گھی ٹپک رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم! کیا تم اس بات پر تعجب کر رہی ہو کہ جس طرح تم نے اللہ کے نبی کو کھلایا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں کھلا رہے ہیں اس سے تم خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں گھر واپس آئی اور ایک بڑے پیالہ میں اور دوسرے برتنوں میں ڈال ڈال کر میں نے وہ گھی تقسیم کیا اور کچھ اس میں چھوڑ دیا جسے ہم ایک یا دو مہینے تک سالن بنا کر استعمال کرتے رہے۔ حیاۃ الصحابۃ (۶۹۲/۳)

(قصہ ۵۸) دعاء پیغمبر ﷺ کی برکات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ مجھے حضور ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لئے دعا فرما دیں تو حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ فرما اور اس کی عمر لمبی فرما اور اس کے تمام گناہ معاف فرما۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے دو کم سو یعنی ۹۸ بچے دفن کر چکا ہوں یا فرمایا دو اور سو یعنی ۱۰۲ بچے دفن کر چکا ہوں اور میرے باغ کا پھل سال میں دو مرتبہ آتا ہے اور میری زندگی اتنی لمبی ہو چکی ہے کہ اب زندگی سے دل بھر چکا ہے (۹۳ ہجری میں ان کا بصرہ میں ۱۰۳ سال کی عمر میں انتقال ہوا) اور حضور ﷺ کی چوتھی دعا کے پورا ہونے کا مجھے یقین ہے یعنی گناہوں کی مغفرت کی دعا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا

یارسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائیں حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ فرما اور ان میں برکت عطا فرما حضور ﷺ کی اس دعا کی برکت اور قبولیت کا ثمرہ یہ ہے کہ میں پوتوں کے علاوہ اپنے ایک سو پچیس (۱۲۵) بچے دفن کر چکا ہوں اور میری زمین سال میں دو مرتبہ پھل دیتی ہے اور سارے علاقے میں اور کوئی زمین سال میں دو دفعہ پھل نہیں دیتی۔ حیاۃ الصحابۃ (۶۹۰/۳)

(قصہ ۵۹) اچھے اخلاق، جنت کے اعمال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو کچھ لوگ ان کی عیادت کرنے آئے انہوں نے (اپنی باندی سے) کہا اے باندی! ہمارے ساتھیوں کے لئے کچھ لاؤ چاہے روٹی کے ٹکڑے ہی ہوں کیونکہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اچھے اخلاق جنت کے اعمال میں سے ہیں"۔ الترغیب والترھیب (۱۵۲/۴)

(قصہ ۶۰) درزی کی دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک درزی نے کھانا تیار کر کے حضور ﷺ کو کھانے کے لئے بلایا۔ میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں چلا گیا، تو اس نے حضور ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور گوشت کی بوٹیاں تھیں میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس دن سے مجھے بھی کدو بہت مرغوب ہو گیا ہے۔ مسلم (۱۸۰/۲)

ظاہری اعمال کو تو کسی کے تابع کر لینا زیادہ مشکل کام نہیں، البتہ محبت کے اس درجہ کو پہنچنا کہ باطنی اعمال جسے "محبت وخواہش" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی محبوب کی منشاء کے تابع ہو جائے، اتنا آسان نہیں ہے۔ حضور ﷺ کے جانثار صحابہ محبت کے اس مقام پر پہنچ چکے تھے کہ ان کے دل کی چاہتیں بھی حضور ﷺ کی چاہتوں کے تابع ہو گئی تھیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ کسی مقتدا و پیشوا کو ایسے ساتھی میسر نہیں آئے۔

(قصہ ۶۱) ﴿حضور ﷺ کی بھوک﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا میں نے حضور ﷺ کی آواز سنی، بہت کمزور ہو رہی تھی اور صاف پتہ چل رہا تھا کہ یہ کمزوری بھوک کی وجہ سے ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی کے ایک حصہ میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیں اور اوڑھنی کا باقی حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں یہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ آپ کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا کھانے کے لئے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں (یہ تمام باتیں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بتائی تھیں) آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو پھر آپ (ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر) چل پڑے۔ میں ان حضرات کے آگے آگے چل رہا تھا۔ میں نے جلدی سے گھر پہنچ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع دی، وہ گھبرا کر اٹھے اور کہا اے ام سلیم! حضور ﷺ لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا (جب حضور ﷺ کو پتہ ہے کہ ہمارے پاس کتنا کھانا ہے اور پھر اتنے سارے لوگوں کو لے کر آ رہے ہیں تو اب تو) اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانیں (ہمیں فکرمند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر حضور ﷺ کا راستہ ہی میں استقبال کیا۔ پھر حضور ﷺ حضرت ابوطلحہ کے ساتھ گھر کے اندر تشریف لے گئے اور فرمایا اے ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ جو کی روٹیاں لے آئیں۔ حضور ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا تو ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ پھر حضرت ام سلیم نے ان پر کپی سے گھی نچوڑ کر سالن بنا دیا۔ حضور ﷺ اس کھانے پر تھوڑی دیر کچھ پڑھتے رہے (یعنی برکت کی دعا

فرمائی) پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔ جب انہوں نے خوب سیر ہو کر کھالیا اور باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا اب اور دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ انہوں نے دس کو اجازت دے دی۔ جب ان دس آدمیوں نے بھی خوب سیر ہو کر کھالیا اور باہر چلے گئے تو آپؐ نے فرمایا اب اور دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ اس طرح سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ ان حضرات کی تعداد ستر یا اسی تھی۔ طبرانی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ حضرات سو کے قریب تھے۔

رواہ مسلم (۱۷۸/۲)

(قصہ ۶۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال کثیر کا ملنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے صدقات وصول کرنے کا عامل بنا کر ایک علاقہ میں بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے انس! کیا تم ہمارے پاس (صدقات کے) جانور لائے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جانور تو ہمارے پاس لے آؤ اور (جو) مال (تم لائے ہو وہ) تمہارا ہے۔ میں نے کہا وہ مال تو بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا چاہے بہت زیادہ ہو وہ تمہارا ہے اور وہ چار ہزار تھے۔ چنانچہ میں نے وہ مال لے لیا اور اس طرح میں مدینہ والوں میں سب سے زیادہ مالدار ہو گیا۔

حیاۃ الصحابۃ (۲۹۱/۲)

(قصہ ۶۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا اور تو کچھ نہیں۔ بس یہ ہے کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے آپ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں یہاں محبت ہو گی۔ حضرت انس فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہو گی اس سے

ہمیں جتنی خوشی ہوئی اتنی خوشی اور کسی چیز سے نہیں ہوئی اور مجھے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت ہے اور چونکہ مجھے ان حضرات سے محبت ہے اس وجہ سے مجھے پوری امید ہے کہ میں ان ہی حضرات کے ساتھ ہوں گا۔

بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی آدمی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیرا بھلا ہو! تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا اور تو کچھ نہیں۔ بس اتنی بات ضرور ہے کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں جس سے محبت ہوگی تم اسی کے ساتھ ہو گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ بشارت ہمارے لئے بھی ہے (یا صرف اسی دیہاتی کے لئے) حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔ تمہارے لئے بھی۔ اس پر اس دن ہمیں بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

ترمذی کی روایت میں اس کے بعد یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس سے زیاد کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! ایک آدمی دوسرے سے اس وجہ سے محبت کرتا ہے کہ وہ نیک عمل کرتا ہے لیکن یہ خود وہ نیک عمل نہیں کرتا (تو کیا یہ بھی محبت کی وجہ سے اس کے ساتھ ہوگا؟) حضور ﷺ نے فرمایا آدمی جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

(قصہ ۶۴) وصال حبیب ﷺ کے بعد......

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کی بیماری بہت بڑھ گئی اور آپ بہت زیادہ بے چین ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہائے ابا جان کی بے چینی! حضور ﷺ نے ان سے فرمایا آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی بے چینی نہیں آئے گی۔ پھر جب حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہائے میرے ابا جان نے رب کی دعوت قبول کر لی۔ ہائے میرے ابا جان کا ٹھکانہ جنت الفردوس بن گیا۔ ہائے میرے ابا جان! ان کی موت پر ہم حضرت جبرائیل سے تعزیت کرتے ہیں۔ پھر

جب حضور ﷺ دفن ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے انس! تمہارے دل حضور ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لئے کیسے آمادہ ہو گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے انس! تمہارے دل کیسے آمادہ ہو گئے کہ تم حضور ﷺ کو مٹی میں دفنا کر واپس آ گئے؟ حضرت حماد کہتے ہیں جب حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تو اتنا روتے کہ پسلیاں ہلنے لگتیں۔ حیاۃ الصحابۃ (۴۴۵/۲)

(قصہ ۶۵) حضور ﷺ کی ''قبہ'' سے نفرت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ایک اونچا قبہ دیکھا تو پوچھا یہ کس کا ہے؟ آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا فلاں انصاری کا ہے حضور ﷺ سن کر خاموش ہو گئے اور آپؐ نے دل میں یہ بات رکھی کسی دوسرے وقت وہ انصاری حاضر خدمت ہوئے اور لوگوں کی موجودگی میں انہوں نے سلام کیا۔ حضور ﷺ نے اعراض فرمایا (اور سلام کا جواب بھی نہ دیا) چند بار ایسے ہی ہوا (کہ وہ سلام کرتے حضور ﷺ اعراض فرما لیتے) آخر وہ سمجھ گئے کہ حضور ﷺ ناراض ہیں اس لئے اعراض فرما رہے ہیں انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس کی وجہ پوچھی اور یوں کہا اللہ کی قسم! میں آج اللہ کے رسول ﷺ کی نظروں کو پھرا ہوا پاتا ہوں خیر تو ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بتایا کہ حضور ﷺ باہر تشریف لائے تھے اور تمہارا قبہ دیکھا تھا یہ سن کر وہ انصاری فوراً گئے اور قبہ کو گرا کر بالکل زمین کے برابر کر دیا کہ نام و نشان بھی نہ رہا۔ (پھر آ کر حضور ﷺ سے عرض بھی نہ کیا) ایک دن حضور ﷺ کا اس جگہ گزر ہوا تو آپ کو وہاں وہ قبہ نظر نہ آیا۔ آپ نے پوچھا اس قبہ کا کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا قبہ والے انصاری نے آپ کے اعراض کا ہم سے ذکر کیا تھا ہم نے اسے بتا دیا تھا انہوں نے آ کر اسے بالکل گرا دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہر تعمیر آدمی پر وبال ہے مگر وہ تعمیر جو سخت ضروری اور مجبوری کی ہو۔

یہ روایت ابوداؤد کی ہے اور ابن ماجہ میں یہ روایت ذرا مختصر ہے اور اس میں یہ ہے کہ اس کے بعد کسی موقع پر حضور ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا۔ حضور ﷺ کو وہ قبہ وہاں نظر نہ آیا

حضور ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ ﷺ نے بتایا کہ جب ان انصاری کو پتہ چلا تو انہوں نے اس قبہ کو گرادیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ حیاۃ الصحابۃ (۲/۴۵۸)

(قصہ ۶۶) حضور ﷺ کی انگوٹھی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی (اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھی) تو لوگوں نے انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ بعد میں حضور ﷺ نے وہ انگوٹھی اتاردی تو لوگوں نے بھی اتاردیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے وہ اتاردی اور فرمایا آئندہ میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتاردیں۔ حیاۃ الصحابۃ (۲/۴۷۵)

(قصہ ۶۷) مسلمان کی جان ضائع کرنے سے بچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا ہم شہر کی طرف کھال کی مضبوط ڈھال دے کر کسی آدمی کو بھیجتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا یہ بتاؤ اگر شہر والے اسے پتھر ماریں تو اس کا کیا بنے گا؟ میں نے کہا وہ تو قتل ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ تم لوگ ایک مسلمان کی جان ضائع کر کے ایسے شہر فتح کر لو جس میں چار ہزار جنگ جو جوان ہو۔ حیاۃ الصحابۃ (۲/۵۲۲)

(قصہ ۶۸) مسلمان کی عیب پوشی

حضرت صالح بن کرز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میری ایک باندی سے زنا صادر ہو گیا۔ میں اسے لے کر حضرت حکم بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا میں وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے

میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے اور فرمایا اے صالح! یہ تمہارے ساتھ باندی کیوں؟ میں نے کہا میری اس باندی سے زنا صادر ہو گیا ہے اب میں اس کا معاملہ امام کے سامنے لے جانا چاہتا ہوں تا کہ وہ اسے شرعی سزا دے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایسے نہ کرو۔ اپنی باندی کو واپس لے جاؤ اور اللہ سے ڈرو اور اس کے عیب پر پردہ ڈالو۔ میں نے کہا نہیں میں ایسے نہیں کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسے نہ کرو اور میری بات مانو۔ وہ بار بار مجھ پر اصرار فرماتے رہے یہاں تک کہ میں باندی کو واپس گھر لے گیا۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/۵۴۰)

(قصہ ۶۹) تاریک دن..........

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھالیا تو اس دن مدینہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی تھی اور ابھی ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہو کر ہاتھ نہیں جھاڑے تھے کہ ہمیں اپنے دل بدلے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں اس دن بھی موجود تھا جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مدینہ تشریف لائے اور اس دن سے زیادہ اچھا اور زیادہ روشن دن میں نے کوئی نہیں دیکھا اور میں اس دن بھی موجود تھا جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور میں نے اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/۶۰۲)

(قصہ ۷۰) حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ چومتے ہیں

حضرت ابن جدعان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں۔ اس پر حضرت ثابت نے ان کے ہاتھ کو چوما۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/۶۳۴)

(قصہ ۱۷) ﴿ان باران آنکھوں نے بھی دیکھی وہ بہاریں﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر حضر میں خدمت کی اللہ کی قسم! میں نے جو کام کیا اس پر آپؐ نے کبھی یہ نہیں فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا ہو اس پر آپؐ نے کبھی یہ نہیں فرمایا تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بااخلاق تھے ایک مرتبہ آپؐ نے مجھے کس کام سے بھیجا میں نے اوپر سے ویسے ہی کہہ دیا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا اور دل میں یہ تھا کہ جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے رہے ہیں میں اس کے لئے ضرور جاؤں گا چنانچہ میں وہاں سے باہر آیا تو میرا گزر چند بچوں پر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں کھڑا ہو گیا) اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر پیچھے سے میری گدی پکڑ لی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے چھوٹے سے انس! جہاں جانے کو میں نے تمہیں کہا تھا تم وہاں گئے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں ابھی جاتا ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو سال خدمت کی ہے۔ مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے کوئی (غلط) کام کر دیا ہو تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ یا کوئی کام چھوڑ دیا ہو تو یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی ایسے نہیں ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کام بتایا ہو اور میں نے اس میں سستی کی ہو یا اسے بگاڑ دیا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملامت کی ہو بلکہ اگر آپؐ کے گھر میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے اسے چھوڑ دو اگر یہ کام ہونا مقدر ہوتا تو ہو جاتا۔

حیاۃ الصحابۃ (۶۸۰/۲)

(قصہ ۷۲) حضور ﷺ کی خدمت میں ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تحفہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میری عمر آٹھ سال تھی۔ میری والدہ مجھے ساتھ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے علاوہ انصار کے تمام مردوں اور عورتوں نے آپ کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیا ہے اور میرے پاس تحفہ دینے کے لئے اس بیٹے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اس لئے آپ اسے میری طرف سے قبول فرمالیں جب تک آپ چاہیں گے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ چنانچہ میں نے حضور ﷺ کی دس سال خدمت کی اس عرصہ میں آپ نے نہ تو کبھی مجھے مارا نہ مجھے گالی دی اور نہ کبھی تیوری چڑھائی۔ حیاۃ الصحابۃ (۶۸۱/۲)

(قصہ ۷۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جانوروں پر رحم

حکم بن ایوب، حکومت امویہ کا ایک امیر تھا، اس کی سفا کی انسانوں سے متجاوز کر کے حیوانوں تک جا پہنچی تھی، ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مکان پر تشریف لے گئے تو دیکھا ایک مرغی کے پاؤں باندھ کر لوگ نشانہ لگا رہے ہیں۔ جب تیر لگتا تو بے اختیار پھڑ پھڑاتی یہ دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہم ہوئے اور لوگوں کو اس حرکت کی تنبیہ کی۔

سیر الصحابۃ (۱۳۵/۳)

(قصہ ۷۴) عمر بن عبدالعزیزؒ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایام شہزادگی میں دولت امیہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے اور چونکہ خاندان شاہی میں پرورش پائی تھی اس لئے رموز ملت میں دخل نہ تھا، لیکن رواج زمانہ کے موافق نماز پڑھاتے تھے اور اس میں بعض غلطیاں ہو جاتی تھیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو ہمیشہ ٹوکتے تھے، بار بار ٹوکنے پر انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ میری کیوں مخالفت کرتے ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اگر آپ اسی طرح پڑھائیں تو

میری عین خوشی ہے ورنہ آپ کے ساتھ نماز نہ پڑھوں گا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت صلاحیت پذیر واقع ہوئی تھی ان جملوں نے خاصا اثر کیا، اور اسرار دین سیکھنے کی طرف توجہ صرف کی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ اس کام کے لئے اور کون موزوں ہوسکتا تھا، چنانچہ کچھ دنوں ان کی صحبت و تعلم کے اثر سے ایسی معتدل نماز پڑھانے لگے کہ ان کے قعدہ و قیام کی موزونیت دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ اس لڑکے سے زیادہ کسی شخص کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نہیں ہے۔ سیر الصحابۃ (۱۳۵/۳)

(قصہ ۷۵) دمشق کے سفر کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۰ کے قریب انصار کی درخواست پر دمشق تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی کے وقت فج الناقہ پہنچ کر عصر کا وقت آیا، چونکہ سفر ابھی ختم نہ ہوا تھا، اس لئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے باقی تمام آدمیوں نے دو اور بڑھا کر چار رکعتیں پوری کیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو نہایت برہم ہوئے۔ اور فرمایا کہ جب خدا نے اس کی اجازت دی ہے تو لوگ اس رعایت سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک زمانہ میں لوگ دین میں بال کی کھال نکالیں گے اور تعمق سے کام لیں گے لیکن حقیقت میں وہ بالکل کورے رہیں گے۔ سیر الصحابۃ (۱۳۶/۳)

(قصہ ۷۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نماز کا اہتمام

ایک مرتبہ کچھ لوگ نماز ظہر پڑھ کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کو آئے انہوں نے کنیز سے وضو کے لئے پانی مانگا، لوگوں نے کہا کس وقت کی نماز کی تیاری ہے؟ فرمایا عصر کی حاضرین میں سے ایک شخص بولا کہ ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آرہے ہیں، امراء کی سہل انگاری اور عوام کی غفلت دینی دیکھ کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت غصہ آیا، اور ان سے خطاب کر کے فرمایا، وہ منافق کی نماز ہوتی ہے کہ آدمی بیکار بیٹھا رہتا ہے نماز کے لئے نہیں اٹھتا،

جب آفتاب غروب ہونے کے قریب آتا ہے تو جلدی سے اٹھ کر مرغ کی طرح چار چونچیں مارلیتا ہے جس میں یادالٰہی کا بہت تھوڑا حصہ ہوتا ہے۔ سیر الصحابۃ (۳/۱۳۶)

(قصہ ۷۷) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امر بالمعروف﴾

حق گوئی کے بعد مگر اس سے متصل امر بالمعروف کا رتبہ ہے قرآن مجید میں جہاں پیروان دین حنیف کی مدح سرائی کی گئی ہے امر بالمعروف کو امت اسلامیہ کے خیر الامم ہونے پر سب سے پہلے بطور استشہاد پیش کیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ وصف خاص طور پر پایا جاتا تھا۔

عبید اللہ بن زیاد کی مجلس میں ایک مرتبہ حوض کوثر کا ذکر آیا، اس نے اس کے وجود کی نسبت شک ظاہر کیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو لوگوں سے فرمایا کہ اسے میں جا کر سمجھاؤں گا، اور عبید اللہ کے ایوان عمارت میں جا کر فرمایا، تمہارے ہاں حوض کوثر کا ذکر ہوا تھا، اس نے کہا جی ہاں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہے، پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حوض کوثر کے متعلق حدیث پڑھی اور مکان واپس تشریف لائے۔ سیر الصحابۃ (۳/۱۳۷)

(قصہ ۷۸) ﴿تلخ نوائی چمن میں میری گوارا کر﴾

ایک انصاری سردار کے متعلق مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ اطلاع ملی (غالباً سازش کی خبر) انہوں نے انصار کو اس جرم میں ماخوذ کرنا چاہا، لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر کی، وہ سیدھے دارالامارت پہنچے، امیر تخت پر بیٹھتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سامنے جا کر یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے امراء کو یہ وصیت کی ہے کہ ان کے ساتھ خاص رعایت کی جائے ان کے اچھوں سے سلوک کا برتاؤ اور بروں سے درگذر کا برتاؤ کرنا چاہیے، اس حدیث کا مصعب پر اس قدر اثر ہوا کہ تخت سے اتر گئے اور فرش پر اپنا رخسار رکھ کر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر! میں ان کو چھوڑتا ہوں۔

سیر الصحابۃ (۳/۱۳۷)

تلخ نوائی چمن میں میری گوارا کر
زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

(قصہ ۷۹)

ہرمزان بادشاہ کے اسلام میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے تستر کا محاصرہ کیا (آخر محاصرہ اور جنگ سے تنگ آ کر تستر کے حاکم) ہرمزان نے اپنے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ پر سرنڈر کرنا قبول کیا۔ میں اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے اس سے کہا کہو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا زندہ رہنے والے کی طرح بات کروں یا مر جانے والے کی طرح؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم اپنے بارے میں مت ڈرو۔ بات کرو۔ ہرمزان نے کہا اے قوم عرب! جب تک اللہ تعالیٰ خود تمہارے ساتھ نہ تھے بلکہ اللہ نے معاملہ ہمارے اور تمہارے درمیان چھوڑ رکھا تھا اس وقت تک تو ہم تمہیں اپنا غلام بناتے تھے، تمہیں قتل کرتے تھے اور تم سے سارا مال چھین لیا کرتے تھے لیکن جب سے اللہ تمہارے ساتھ ہو گیا ہے اس وقت سے ہم میں تم سے مقابلہ کی بھی طاقت باقی نہیں رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مجھ سے) پوچھا (اے انس!) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اے امیر المومنین! میں اپنے پیچھے بڑی تعداد میں دشمن اور ان کا بڑا دبدبہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ اگر آپ اسے قتل کر دیں گے تو پھر اس کی قوم اپنی زندگی سے ناامید ہو کر مسلمانوں سے لڑنے میں اور زیادہ زور لگائے گی (اس لئے آپ اس کو قتل نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں حضرت براء بن مالک اور حضرت مجزاء بن ثور رضی اللہ تعالیٰ عنہما (جیسے بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین) کے قاتل کو کیسے زندہ چھوڑ دوں؟ (اس نے ان دونوں کو قتل کیا ہے) حضرت انس کہتے ہیں جب مجھے خطرہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اسے ضرور قتل کر ہی دیں گے تو میں نے ان سے کہا آپ اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ آپ اس سے لَابَاسَ تم مت ڈرو اور بات کرو کہہ چکے ہیں (اور لَابَاسَ کہنے سے جان کی امان مل جاتی ہے لہٰذا آپ تو اسے امان دے چکے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تم نے اس سے کوئی رشوت لی ہے اور اس سے کوئی مفاد حاصل کیا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں نے

اس سے نہ رشوت لی ہے اور نہ کوئی مفاد (میں تو ایک حق بات کہہ رہا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم اپنے اس دعویٰ (کہ لَا بَاسَ کہنے سے کافر کو امان مل جاتی ہے) کی تصدیق کرنے والا کوئی گواہ اپنے علاوہ لاؤ ورنہ سزا کی ابتداء تم سے ہی کروں گا۔ چنانچہ میں گیا مجھے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں ان کو لے کر آیا انہوں نے میری بات کی تصدیق کی۔ جس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرمزان کے قتل سے رک گئے اور ہرمزان مسلمان ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے بیت المال میں سے وظیفہ مقرر کیا۔ حیاۃ الصحابۃ (۱۴۲/۲)

(قصہ ۸۰) ﴿یہودیہ عورت کا اسلام قبول کرنا﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت بکری کے گوشت میں زہر ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا (تو آپ کو پتہ چل گیا) اس عورت کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس زہر ملانے کے بارے میں پوچھا تو اس عورت نے صاف کہا میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے خلاف تمہارے اس منصوبہ کو ہرگز کامیاب کرنے والے نہیں تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا کیا آپ اس عورت کو قتل نہیں کریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے کے کوے پر اس زہر کا اثر دیکھتا رہا۔

اس قصہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نقل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور دعوت بھیجا (اس میں سے کچھ کھانے کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا رک جاؤ اس گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی عورت سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس عورت نے کہا میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو اللہ آپ کو بتا دیں گے (کہ اس میں زہر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ زہر سے ہلاک ہو جائیں گے اور لوگوں کی جان آپ سے چھوٹ جائے

گی (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ) یہ سن کر حضور ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا۔

امام احمد حضرت ابو ہریرہ والی اس حدیث جیسی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں اس میں یہ مضمون بھی ہے کہ جب بھی حضور ﷺ کو اس زہر کی وجہ سے جسم میں تکلیف محسوس ہوا کرتی تو آپؐ سینگی لگواتے چنانچہ ایک مرتبہ سفر میں آپؐ تشریف لے گئے اور آپؐ نے احرام باندھا اور آپؐ کو اس زہر کا اثر محسوس ہوا تو آپؐ نے سینگی لگوائی۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/۶۹۱)

(قصہ ۸۱) ﴿حضور ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضور ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے ان پر نزاع کی کیفیت طاری تھی یہ دیکھ کر حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے فرمایا آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمگین ہو رہا ہے لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہوا ے ابراہیم! اللہ کی قسم! ہم تمہارے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/۷۳۴)

(قصہ ۸۲) ﴿ایک انصاری کے جنازے میں شرکت﴾

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک انصاری کے جنازہ میں شریک تھے۔ لوگوں نے بلند آواز سے اس کے لئے استغفار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس سے منع نہ کیا اور اس عمل پر نکیر نہ فرمائی۔

انفرد بہ احمد (۳۸۷۱)

(قصہ ۸۳) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا اسلام﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اپنے خاوند) ابو انس کے پاس آئیں اور کہا آج میں ایسی خبر لائی ہوں جو تمہیں پسند نہیں آئے

گی۔ ابوانس نے کہا تم اس دیہاتی کے پاس سے ہمیشہ ایسی خبریں لاتی ہو جو مجھے پسند نہیں آتیں حضرت ام سلیم نے کہا، تھے تو وہ دیہاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا اور انہیں پسند کر کے نبی بنایا ہے۔ ابوانس نے کہا اچھا کیا خبر لائی ہو؟ حضرت ام سلیم نے کہا شراب حرام کر دی گئی ابوانس نے کہا آج سے میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہوگئی (یعنی میں نے تمہیں طلاق دے دی) اور ابوانس حالت شرک میں ہی مرا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو اس وقت تک کافر تھے) حضرت ام سلیم کے پاس (شادی کرنے کے ارادے سے) آئے تو حضرت ام سلیم نے کہا جب تک تم مشرک رہو گے میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ حضرت ابوطلحہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! جو تم کہہ رہی ہو وہ تم چاہتی نہیں ہو۔ حضرت ام سلیم نے کہا میں کیا چاہتی ہوں؟ حضرت ابوطلحہ نے کہا تم سونا اور چاندی لینا چاہتی ہو (مشرک ہونے کا بہانہ تو تم ویسے ہی کر رہی ہو) حضرت ام سلیم نے کہا کہ میں تمہیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر گواہ بناتی ہوں کہ اگر تم اسلام لے آؤ گے تو میں تم سے اسلام پر راضی ہو جاؤں گی (اور مہر کا مطالبہ نہ کروں گی یہ اسلام ہی مہر ہوگا) حضرت ابوطلحہ نے کہا میرا یہ کام کون کرے گا؟ حضرت ام سلیم نے کہا اے انس! اٹھو اور اپنے چچا کے ساتھ جاؤ چنانچہ (میں اٹھا اور) حضرت ابوطلحہ بھی اٹھے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا پھر ہم دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ جب ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو حضور نے ہماری گفتگو سن لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کلمہ شہادت **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام ہی پر ان کی شادی حضرت ام سلیم سے کر دی حضرت ام سلیم سے ان کا بیٹا پیدا ہوا۔ جب وہ چلنے لگا اور والد کو اس سے بہت پیار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کر لی پھر حضرت ابوطلحہ جب گھر آئے تو انہوں نے پوچھا اے ام سلیم! میرے بیٹے کا کیا ہوا؟ حضرت ام سلیم نے کہا پہلے سے بہتر ہے (یہ غلط نہیں کہا اس لئے کہ مومن کی حالت مرنے کے بعد دنیا سے بہتر ہو جاتی ہے) پھر حضرت ام سلیم نے کہا آج آپ نے دوپہر کے کھانے میں دیر کر دی تو کیا آپ دوپہر کا کھانا کھائیں گے؟ فرماتی ہیں پھر میں نے کھانا ان کے سامنے رکھا اور میں نے ان سے کہا کچھ لوگوں نے ایک آدمی سے

کوئی چیز بطور عاریت لی۔ پھر وہ عاریت ان کے پاس کچھ عرصہ رہی اور عاریت کے مالک نے آدمی بھیج کر اس عاریت کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اپنی عاریت واپس لے لی تو کیا ان لوگوں کو اس پر پریشان ہونا چاہئے؟ حضرت ابوطلحہ نے کہا نہیں حضرت ام سلیم نے کہا تو پھر آپ کا بیٹا اس دنیا سے چلا گیا ہے (آپ کو اللہ نے دیا تھا اور اب اسے واپس لے لیا ہے) حضرت ابوطلحہ نے پوچھا اس وقت وہ کہاں ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا وہ اندر کوٹھڑی میں ہے چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے اندر جا کر اس بچے کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور انّا للّٰہ پڑھی اور جا کر حضور ﷺ کو حضرت ام سلیم کی ساری بات بتائی حضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے ام سلیم نے چونکہ اپنے اس بیٹے کے مرنے پر صبر کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں ایک اور لڑکے کا حمل شروع کر دیا ہے چنانچہ جب حضرت ام سلیم کے ہاں وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا اے انس! اپنی والدہ سے جا کر کہو کہ جب تم اپنے بیٹے کی ناف کاٹ لو تو اسے کچھ چکھانے سے پہلے میرے پاس بھیج دو چنانچہ حضرت ام سلیم نے وہ بچہ میرے بازوؤں پر رکھ دیا اور میں نے آ کر حضور ﷺ کے سامنے اس بچے کو رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس تین عجوہ کھجوریں لاؤ چنانچہ میں تین کھجوریں لایا۔ حضور ﷺ نے ان کی گٹھلیاں نکال کر پھینک دیں اور پھر انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا اور پھر اس بچے کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیں بچہ انہیں زبان سے چوسنے لگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ انصاری ہے اس لئے اسے کھجور پسند ہے پھر فرمایا جا کر اپنی والدہ سے کہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس بیٹے میں برکت عطا فرمائے اور اسے نیک اور متقی بنائے۔

حیاۃ الصحابۃ (۷۴۲/۲)

(قصہ ۸۴:)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ باہر نکلا چلتے چلتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک باغ میں داخل ہو گئے (میں باہر رہ گیا) وہ باغ کے اندر تھے اور میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار ہی تھی۔ میں نے سنا کہ وہ اپنے

آپ کو خطاب کر کے کہہ رہے ہیں اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! تجھے اللہ سے ضرور ڈرنا ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے ضرور عذاب دیں گے۔ حیاۃ الصحابۃ (۷۹۲/۲)

(قصہ ۸۵) حجاج کی بداخلاقی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صبر

حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حجاج کے ساتھ محل میں تھا وہ ابن اشعث کی وجہ سے لوگوں کا جائزہ لے رہا تھا کہ اتنے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جب وہ نزدیک آئے تو حجاج نے کہا (نعوذ باللہ من ذلک) اور خبیث! او فتنوں میں چکر لگانے والے! کبھو تم کبھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوتے ہو اور کبھی ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اور کبھی ابن اشعث کے ساتھ۔ غور سے سنو میں تمہیں ایسے جڑ سے اکھیڑ دوں گا جیسے گوند کو اکھیڑا جاتا ہے اور میں تمہاری کھال ایسے اتاروں گا جیسے گوہ کی کھال اتاری جاتی ہے حضرت انس نے فرمایا اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح فرمائے۔ وہ اس کلام سے کس کو خطاب کر رہے ہیں حجاج نے کہا میں تمہیں خطاب کر رہا ہوں۔ اللہ تمہارے کانوں کو بہرہ کرے۔ اس پر حضرت انس نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور وہاں سے باہر آ گئے اور فرمایا اگر مجھے اپنے بچے یاد نہ آ جاتے جن پر مجھے اس حجاج کی طرف سے خطرہ ہے تو آج میں کھڑے کھڑے اسی جگہ اسے ایسی کھری کھری سناتا کہ وہ مجھے بالکل جواب نہ دے سکتا۔

حیاۃ الصحابۃ (۸۱۶/۲)

(قصہ ۸۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک بدری صحابہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال تھی اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس وقت میری عمر بیس سال تھی اور میری والدہ اور خالائیں وغیرہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔

حضرت ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور آپ کے شاگرد آپ سے مختلف موضوعات پر گفتگو میں مصروف تھے۔ ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے

تھے؟ حضرت انس نے فرمایا تیری ماں نہ رہے میں غزوہ بدر سے کہاں غائب رہ سکتا تھا۔

حضرت محمد بن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ بدر تشریف لے گئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ گئے اس وقت وہ نوعمر لڑکے تھے اور حضور ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیس انصاری نوجوان مختلف ضرورتوں کے لئے ہر وقت حضور ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے جب آپ کو کوئی کام پیش آتا تو اس کے لئے انہیں بھیج دیتے۔ حیاۃ الصحابۃ (۸۶۹/۲)

(قصہ ۸۷) ﴿ریشم ملے اونی کپڑے کا جواز﴾

حضرت عامر بن عبید باہلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ریشم ملے ہوئے اونی کپڑے کے بارے میں پوچھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کپڑے کو پیدا ہی نہ فرماتے۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے ہر صحابی نے اس کپڑے کو پہنا ہے (یہ کپڑا حلال تھا لیکن اسے عجم کے مالدار لوگ پہنتے تھے اس لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے پسند نہ کیا)

حیاۃ الصحابۃ (۸۹۵/۲)

(قصہ ۸۸) ﴿حضور ﷺ کا ولیمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ پہلی رات گزاری تو (میری والدہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور آٹے کو ملا کر حلوہ تیار کیا اور ایک برتن میں ڈال کر مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہماری طرف سے پیش خدمت ہے۔ اس زمانے میں لوگ بڑی مشقت اور تنگی میں تھے چنانچہ وہ لے کر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! حضرت ام سلیم نے آپ کی خدمت میں یہ کھانا بھیجا ہے وہ آپ کو سلام کہہ رہی ہیں اور عرض کیا ہے کہ یہ ہماری طرف سے تھوڑا سا کھانا پیش خدمت ہے۔ حضور ﷺ نے

کھانے کو دیکھ کر فرمایا اسے گھر کے کونے میں رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلاں فلاں کو بلالاؤ اور بہت سے مسلمانوں کے نام حضور ﷺ نے لئے اور یہ بھی فرمایا اور جو بھی مسلمان ملے اسے بھی بلالاؤ حضور ﷺ نے جن کے نام لئے میں نے ان کو بھی بلایا اور جو مسلمان ملا اسے بھی بلالیا میں واپس آیا تو گھر، چبوترہ اور صحن لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے ابوعثمان! (یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) لوگ کتنے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا تقریباً تین سو۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا وہ کھانا لے آؤ چنانچہ میں وہ لے آیا اور حضور ﷺ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دعا مانگی اور کچھ پڑھا پھر فرمایا دس دس کا حلقہ بنالو اور بسم اللہ پڑھ کر ہر انسان اپنے سامنے سے کھائے چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا یہاں تک کہ سب نے کھالیا پھر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس کھانے کو اٹھالو میں نے آکر اٹھایا تو مجھے پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت کھانا زیادہ تھا یا اب اٹھاتے وقت زیادہ ہے باقی لوگ تو چلے گئے لیکن کچھ لوگ حضور ﷺ کے گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ جن سے ابھی شادی ہوئی تھی وہ دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ لوگ بہت دیر تک باتیں کرتے رہے جس سے حضور ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی لیکن حضور ﷺ سب سے زیادہ شرم وحیا والے تھے ان بیٹھنے والوں کو اگر اس کا انداز ہو جاتا تو یہ بیٹھنا ان پر بھی گراں ہوتا (لیکن انہیں اس کا اندازہ نہیں ہوسکا) حضور ﷺ وہاں سے اٹھ کر گئے اور اپنی تمام بیویوں کو سلام کیا جب ان بیٹھنے والوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ واپس آگئے ہیں تو اس وقت انہیں اندازہ ہوا کہ ان کی باتوں سے حضور ﷺ کو تکلیف ہوئی ہے تو اس پر وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹے اور چلے گئے پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور پردہ ڈال دیا آپ اندر گھر میں تشریف لے گئے اور میں صحن میں رہ گیا۔ آپ کو گھر میں تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل فرمادیا آپ یہ آیتیں پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا

طَعِمۡتُمۡ فَانۡتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَانِسِيۡنَ لِحَدِيۡثٍ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِى النَّبِىَّ فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ وَاللّٰهُ لَا يَسۡتَحۡىٖ مِنَ الۡحَقِّ وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡئَلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَا اَنۡ تَنۡكِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا. اِنۡ تُبۡدُوۡا شَيۡـئًا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا. (الاحزاب:۵۳-۵۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ تم داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر یہ کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے۔ نہ انتظار کرنے والے ہو اس کے پکنے کا لیکن جب بلائے جاؤ تو تم داخل ہو جاؤ پھر جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں دل لگا کر مت بیٹھے رہو بلاشبہ تمہاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے وہ تم سے شرم کرتے ہیں لیکن اللہ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا اور جب تم سوال کرو ان سے سامان کا تو تم ان سے سوال کرو پردے کے پیچھے سے یہ بات زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم ایذاء دو رسول کو نہ ہی ان کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے اس کے بعد کبھی بھی بے شک تمہارا یہ فعل اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہوگا اگر تم ظاہر کرو کوئی چیز یا اسے چھپاؤ تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے“

حضور ﷺ نے تمام لوگوں سے پہلے یہ آیتیں پڑھ کر مجھے سنائیں اور مجھے سب سے پہلے ان آیات کے سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حیاۃ الصحابۃ (۲/۸۳۴)

(قصہ ۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسیران حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں خادم رسالت مآب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ آپؓ نے آنکھ کھولی تو گھر کی فضا کو اللہ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکار جمیل سے معمور پایا، گھر کا ہر فرد جاں نثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وراثت میں ملی تھی، دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر بھی مامور رہے، پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار سے اتنے متاثر ہوتے کہ ہر وقت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائے کیف وسرور میں گم رہتے۔ جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی قیامت ٹوٹ پڑی۔ جب شفیق ہستی کا ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھوں سے اوجھل ہونا دل پر شاق گزرتا تھا۔ اس عظیم ہستی کی یاد میں آنکھیں اشکبار رہتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کی زیارت کرتے تو دلی اطمینان ہوتا۔ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجاتے، خود بھی تڑپتے اور دوسروں کو بھی تڑپاتے۔

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدار کائنات حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرما رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمانے لگے:

ولا مسست خزا ولا حريرة الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكة ولا عبيرة أطيب رائحة من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۔ بخاری، الصحیح ۲: ۶۹۲، کتاب الصوم، رقم: ۱۸۷۲)
(۲۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۸۱۴، کتاب الفضائل، رقم: ۲۳۳۰)

''اور میں نے آج تک کسی دیباج اور ریشم کو مس نہیں کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کہیں ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو سے بڑھ کر ہو''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکثر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی۔ مثنی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا:

مامن لیلة الا وانا اری فیها حبیبی، ثم یبکی.

''(آپؐ کے وصال کے بعد) کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جس میں میں نے اپنے حبیب ﷺ کی زیارت نہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپؓ زاروقطار رونے لگے''

(قصہ ۹۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسئلہ بتانے میں احتیاط

آخر عمر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی شخص مسئلہ دریافت کرتا تو کہتے کہ ہمارے غلام حسن بصری سے پوچھ لو، اور لوگوں سے کہتے کہ انا سمعنا و سمع فحفظ و نسبینا۔ ہم نے بھی سنا اس نے بھی سنا اور یاد کرلیا اور ہم بھول گئے۔ (خیر القرون کی درس گاہیں، ص: ۲۱۵)

(قصہ ۹۱) درس حدیث میں حضرت انس کا اصول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مجلس میں حدیث بیان کررہے تھے ایک شاگرد نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے تو جواب دیا کہ

واللہ ما کل مانحد ثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سمعناہ منه و لکن لم یکن یکذب بعضنا بعضاً.

واللہ ہم جو کچھ رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم لوگوں سے بیان کرتے ہیں، ان سب کو ہم نے آپ سے نہیں سنا ہے البتہ ہم میں سے ایک دوسرے کی تکذیب نہیں کرتا تھا'' (خیر القرون کی درس گاہیں: ۲۱۵)

(قصہ ۹۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے شاگردوں سے محبت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک شاگرد حمید الطّویل بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں جاتے ثابت بن اسلم بنانی بھی ہمارے ساتھ ہو جاتے اور راہ میں جس مسجد کے پاس سے گذرتے جا کر نماز پڑھتے اور ہم لوگ آگے نکل جاتے، جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں پہنچ جاتے تو پوچھتے کہ ثابت کہاں ہے؟ اور کہتے کہ ان

ثابتاً رویبة احبها، ثابت رینگتا ہوا کپڑا ہے جس سے مجھ کو محبت ہے۔

خود ثابت بن اسلم بنانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم طلبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو ہم کو دیکھ کر کہا کہ واللہ تم لوگ میرے نزدیک انس کی اولاد سے زیادہ محبوب ہو، البتہ ان میں سے جو تمہارے مانند ہو۔ (خیر القرون کی درس گاہیں، ص:۲۱۶)

(قصہ۹۳) زمانہ طالب علمی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوق

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ تقریباً ساٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے تھے۔ اور آپ ہم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ جب آپ تشریف لے جاتے تو ہم آپس میں ایک حدیث کا مذاکرہ و مراجعہ کرتے تھے۔ اور اس حال میں اٹھتے تھے کہ گویا وہ حدیثیں ہمارے دلوں میں کاشت کر دی گئی ہیں۔

(خیر القرون کی درس گاہیں، ص:۲۱۷)

(قصہ۹۴) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم خاص کو وصیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

یابنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل.

''اے میرے پیارے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح و شام اس حال میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں میل نہ ہو، تو ایسا ضرور کر لینا''

پھر کچھ دیر بعد فرمایا:

یابنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة.

''اے میرے پیارے بیٹے! یہ (محبت رکھنا) میری سنت ہے جس

نے میری سنت سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس
نے مجھ سے محبت رکھی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا'' (رواہ الترمذی)

(قصہ۹۵) ﴿قیامت کا قرب﴾

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ ابی مہاجر نے بتایا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ولید کے پاس پہنچے، تو اس نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق کچھ سنا ہے انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت اور تم دو انگلیوں کے مابین شگاف کے مانند ہو۔　　　　البدایۃ والنہایۃ (۱۶۵/۹)

(قصہ۹۶) ﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو﴾

زہری کہتے ہیں میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے، میں نے کہا، آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے زمانہ کی اب کوئی بات بجز نماز کے نہیں دیکھتا ہوں اور اس میں بھی تم نے جو چاہا وہ کرلیا ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا ''نماز بھی ضائع کردی گئی ہے'' یعنی نماز کو بھی خلفاء بنی امیہ تاخیر کرکے ادا کرنے میں مضائقہ نہیں سمجھتے'' یہ لوگ ہمیشہ تاخیر سے نماز پڑھتے تھے۔ سوائے عمر بن عبدالعزیز کہ وہ اپنی خلافت کے زمانہ میں نماز میں تاخیر نہ ہونے کا اہتمام رکھتے تھے حاضر ہے۔　　　　البدایۃ والنہایۃ (۱۶۶/۹)

(قصہ۹۷) ﴿ہر رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت﴾

سعید ذراء نے کہا ہے کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس دن شب کو میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھتا ہوں، اور پھر رونے لگے۔
اسی طرح ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کی حفاظت کرتے تھے اور ان کے سامان کی بھی۔
ابوداؤد نے ثابت کے حوالہ سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ملاقات کی امید رکھتا ہوں۔ اور جب یہ ملاقات ہوگی تو میں کہوں گا، یارسول اللہ ﷺ آپؐ کا ادنیٰ خادم۔ البدایۃ والنہایۃ (۱۶۶/۹)

(قصہ ۹۸) قیامت کے دن حضور ﷺ سے ملاقات

امام احمد نصر بن انس کے حوالہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے دن شفاعت کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا میں کروں گا۔ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا، میں آپؐ کو کہاں تلاش کروں، فرمایا اولاً مجھے صراط پر تلاش کرنا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، یا نبی اللہ اگر میں آپ سے وہاں نہ مل سکوں تو پھر کہاں؟ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جواب دیا پھر میزان کے پاس ملوں گا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اگر آپ مجھے وہاں بھی نہ ملے تو آپؐ نے فرمایا، تو تم بلا خطا مجھے حوض کوثر پر پاؤ گے۔ قیامت کے دن ان تین مقامات کے سوا کہیں نہ ہوں گا۔ البدایۃ والنہایۃ (۱۶۷/۹)

(قصہ ۹۹) جمعہ کی نماز کا ادب

عبدالرحمٰن بن عوف کے پوتے صالح بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج کے یہاں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے کہا، باتیں بند کرو۔ چنانچہ جب نماز کھڑی ہوگئی تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ اندیشہ ہے۔ میں نے اپنا جمعہ آپ لوگوں کو خاموش رہنے کی تاکید کر کے ضائع کر دیا۔

البدایۃ والنہایۃ (۱۶۷/۹)

(قصہ ۱۰۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا پر بارش برسنا

جناب ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھا اتنے میں قہرمانہ آئیں اور انہوں نے کہا اے ابو حمزہ ہماری زمینیں خشک ہوگئی ہیں۔ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور باہر کھلے میدان میں نکل گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی میں نے

دیکھا، پانی سے بھرے ہوئے بادل اُمڈے چلے آرہے ہیں اور پھر اچانک بارش شروع ہوگئی، خیال تھا اس سے جل تھل ایک ہوں گئے ہوگے لیکن جب بارش رکی تو انہوں نے اپنے گھر کے کسی فرد کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ بارش کہاں تک ہوئی ہے، اس نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کے گھر تھوڑی ہی بارش ہوئی تھی۔ البدایہ والنہایۃ (۱۶۷/۹)

(قصہ ۱۰۱)

عبدالملک بن مروان کے نزدیک مقام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علی بن یزید کہتے ہیں میں ایک دن حجاج کے ساتھ محل میں تھا۔ اور وہ ابن لاشعث کے واقعات لوگوں کو بتا رہا تھا۔ اتنے میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں آگئے حجاج نے کہا یہی وہ خبیث فتنہ پرور ہے جو کبھی علی کے ساتھ ہوتا ہے، اور کبھی ابن الزبیر کے ساتھ مل جاتا ہے اور کبھی ابن الاشعث کا ہمنوا بن جاتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس کو اس طرح اکھاڑ پھینکوں گا جس طرح گوند کو اکھاڑ لیا جاتا ہے، نکلے کی طرح اس کو سیدھا کردوں گا یہ سن کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں یا امیر؟ حجاج نے کہا، ہاں میری مراد بھی اسی سے ہے، اللہ تیری سماعت کھودے، حجاج نے کہا۔ چنانچہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چل پڑے اور ایک کھلی جگہ میں آئے تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کاش اگر آج مجھے چھوٹے بچے یاد نہ آئے ہوتے تو میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ میں کس کروٹ مارا جاتا ہوں یا میں کس کو مارتا ہوں جو کلمات آج میں نے سنے ہیں اس سے زیادہ استخفاف کرنے والے کلمات شاید اس کے بعد کبھی نہ سنوں گا۔ چنانچہ ابوبکر بن عیاش لکھتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالملک کو حجاج کے خلاف سخت شکایت لکھ بھیجی، جس میں لکھا کہ اگر کسی شخص کو یہود و نصاریٰ اپنے نبی کی مذمت کرتا ہوا دیکھتے تو وہ اس کی عزت و توقیر کرتے۔ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس سال خدمت کی، تو میرے ساتھ یہ سلوک کیا جارہا ہے، اس پر عبدالملک نے حجاج کو خط لکھا کہ جیسے ہی تمہیں میرا خط ملے فوراً ابوحمزہ (انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ، اور اس کو راضی کرو اور اس کے ساتھ پاؤں کو بوسہ دو۔ ورنہ تمہیں وہی سزا ملے گی جس کے تم مستحق ہو۔

جب یہ سخت خط حجاج کو ملا۔ اس نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس خود جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر نے جو کہ خط لایا تھا، اس نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا کہ وہ حجاج کے پاس جائیں اور مصالحت کے لئے سبقت کریں یہاں یہ بات ذہن نشین کررہے کہ اسماعیل حجاج کا دوست تھا، چنانچہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حجاج نے کھڑے ہو کر ان سے ملاقات کی اور کہا ہم اور تم ایک ہیں۔ اے میرے پڑوسی میں چاہتا ہوں کہ اب آئندہ کسی کو کچھ کہنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔

ابن قتیبہ نے کہا ہے عبدالملک نے حجاج کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گستاخی کرنے کے بعد لکھا اے سرکش اونٹ میں نے ارادہ کرلیا ہے، تجھے ایسی لات ماروں گا کہ تو جہنم میں ہی جا کر گرے گا۔ اے چمگادڑ روالی آنکھوں والے ہوش میں آ جا۔

البدایۃ والنہایۃ (۱۶۸/۹۔۱۶۹)

(قصہ۱۰۲) ﴿ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک فضیلت﴾

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا "یہ کون ہے؟" مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں"

رواہ مسلم (۴۴۹۴) واحمد (۱۱۵۱۷)

انہی خاتون کی کنیت ام سلیم ہے۔ جن کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں گزرا ہے۔

(قصہ۱۰۳) ﴿بیٹی! یہ عورت تم سے بہتر ہے﴾

ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کے پاس تھیں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی "یارسول اللہ! کیا آپ کو میری حاجت ہے؟" یعنی کیا آپ مجھ سے شادی کرنا پسند کریں گے۔ یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے کہا "اس کے پاس حیا کی

کس درجہ قلت ہے''

حضرت انسؓ نے فرمایا''یہ عورت تم سے بہتر ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف راغب ہے اسی لئے تو اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے پیش کیا''۔

(آئینہ سیرت حضرت انس بن مالک از ابن الشکور، ص:۱۸۶ بحوالہ بخاری)

(قصہ ۱۰۴) بیٹا! ایسا نہ کرو

رسول اللہ ﷺ جس پیالے میں پانی پیتے تھے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھا، ایک بار وہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس کو چاندی کے تار سے جڑ وادیا۔ اس میں ایک لوہے کا حلقہ بھی لگا ہوا تھا، لیکن بعد کو حضرت انسؓ نے اس میں سونے یا چاندی کا حلقہ لگوانا چاہا، لیکن حضرت ابوطلحہؓ نے منع کیا کہ''رسول اللہ ﷺ نے جو کام کیا ہے اس میں تغیر نہیں کرنا چاہئے''۔ (آئینہ سیرت حضرت انس بن مالک از ابن الشکور، ص:۱۸۶ بحوالہ بخاری)

(قصہ ۱۰۵) غزوہ خیبر کے موقع پر............

غزوہ خیبر کے موقع پر جب کہ نبوت کا جاہ وجلال فاتح کی سی شان وشوکت رکھتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی زیادہ عمر کے نہ تھے، ان کا پاؤں حضور ﷺ کے قدم مبارک پر آ گیا جس کی وجہ سے آپ کا ازار مبارک کھسک گیا اور زانوئے مقدس کی سفیدی لوگوں کو نظر آ گئی، فاتح عالم ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہ فرمایا اور اپنے خادم خاص سے شفقت والفت کا معاملہ فرماتے ہوئے اس خطا سے درگزر فرمایا۔ (مسند احمد، مسند انس بن مالکؓ، جلد ۳)

(قصہ ۱۰۶) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے واقد بن عمرو بن سعد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے شہر تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا:''تم کون ہو؟''

میں نے کہا''واقد بن عمرو ہوں''

یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور فرمایا:

"تمہاری صورت سعد سے ملتی جلتی ہے، سعد بن معاذ لمبے اور بڑے آدمیوں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ سعد بن معاذ نے نبی اکرم ﷺ کے پاس دیباج کا ایک جبہ بھیجا، جس میں سونا بُنا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر چڑھ کر کھڑے ہوئے تو لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ آج جیسا کپڑا تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" تم اس پر تعجب کر رہے ہو حالانکہ سعد کے رومال جو جنت میں ہیں اس سے اچھے ہیں جسے تم دیکھ رہے ہو"

(آئینہ سیرت حضرت انس بن مالک، ص:۱۸۹، بحوالہ مسلم)

(قصہ ۱۰۷) جانوروں کے بارے میں نصیحت

ہشام بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا۔ وہاں دیکھا کہ لوگوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا ہے اور تیر مار رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نے زندہ جانور کو باندکر، پکڑ کر یا کسی چیز میں بند کر کے نشانہ لگانے سے منع فرمایا ہے" (رواہ مسلم)

(قصہ ۱۰۸) حضور ﷺ کی دعا

ایک مرتبہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا حضور ﷺ سب سے زیادہ کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" حضور ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرے تھے:

"اللهم ربنا اٰتنافي الدنيا حسنة و في الاخرة حسنة و قنا عذاب النار"

"اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما“
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہمیشہ یہی دعا مانگا کرتے تھے۔ رواہ احمد (۱۱۵۴۳)

(قصہ ۱۰۹) ﴿چمن میں آئے گی فصل بہاراں ہم نہیں ہوں گے﴾

عمر شریف اس وقت سو سے متجاوز ہو چکی تھی ۹۳ھ میں پیمانہ عمر لبریز ہو گیا، چند مہینوں تک بیمار رہے، شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا، اور دور دور سے لوگ عیادت کو آتے تھے، جب وفات کا قریب ہوا تو ثابت بنانی سے کہ تلامذہ خاص میں تھے، فرمایا کہ میری زبان کے نیچے آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک رکھ دو، ثابت نے تعمیل حکم کی، اسی حالت میں روح مطہر نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر کے ۱۰۳ مرحلے طے کر چکے تھے بصرہ میں سوا ان کے اور کوئی صحابی زندہ نہ تھا اور عموماً عالم اسلامی (بجز ابوالطفیل) صحابہ کرام کے وجود سے خالی ہو چکا تھا، نماز جنازہ میں اہل عیال، تلامذہ اور احباب خاص کی معتد بہ تعداد موجود تھی، فسطن بن مدرک کلابی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے محل کے قریب موضع طف میں دفن کئے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے لوگوں کو سخت صدمہ ہوا، اور واقعی رنج والم کا مقام تھا، تربیت یافتگاں نبوی۔ ایک ایک کر کے اٹھ گئے تھے صرف دو شخص باقی تھے جن کی آنکھیں شمع نبوت کے دیدار سے روشن ہوتی تھیں اب ان میں سے بھی ایک نے دنیا کے فانی سے قطع تعلق کر لیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو مورقؒ بولے افسوس! آج نصف علم جاتا رہا لوگوں نے کہا یہ کیونکر؟ کہا میرے پاس ایک بدعتی آیا کرتا تھا، وہ جب حدیث کی مخالفت کرتا میں اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر کرتا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سنا کر اس کی تشفی کرتے تھے اب کون صحابی ہے جس کے پاس جاؤں گا۔ (سیر الصحابۃ ۲/۱۲۳)

آتی ہی رہے گی ترے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

فہرس المراجع

الصحیح للبخاری	محمد بن اسماعیل البخاریؒ
الصحیح لمسلم	مسلم بن الحجاج القشیریؒ
السنن لابی داؤد	سلیمان بن اشعث السجستانیؒ
السنن للترمذی	محمد بن عیسٰی الترمذیؒ
السنن لابن ماجه	محمد بن یزید القزوینیؒ
السنن للنسائی	احمد بن شعیب النسائیؒ
مؤطا مالک	مالک بن انسؒ
السنن للدارمی	
مسند احمد	امام احمد بن حنبلؒ
کنز العمال	احمد علی المتقیؒ
حلیة الاولیاء	ابو نعیمؒ
مستدرک الحاکم	امام حاکم شہیدؒ
تفسیر ابن کثیر	ابن کثیرؒ
فتح الباری	ابن حجر العسقلانیؒ
البدایة و النهایة	ابن کثیرؒ
الاصابة	ابن حجر العسقلانیؒ
طبقات ابن سعد	ابن سعدؒ
حلیة الاولیاء	ابو نعیم الاصفهانیؒ
تاریخ الطبری	علامه طبریؒ

حیاۃ الصحابۃ	مولانا یوسف کاندھلویؒ
اسد الغابۃ	ابن الاثیرؒ
تھذیب التھذیب	ابن الحجر العسقلانی
تھذیب الکمال	العلامۃ المزیؒ
سیر الصحابہ (جلد۳)	مولانا سعید انصاری
آئینہ سیرت حضرت انس بن مالکؓ	مولانا ابن الشکور
خیر القرون کی درس گاہیں	مولانا قاضی اطہر مبارکپوریؒ
کیفیات	زکی کیفی مرحوم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے

۱۰۰ سو قصے

مؤلف: شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم

مولانا خالد محمود صاحب

بیت العلوم

۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۲۴۸۳

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو ۱۰۰ قصے

مؤلف: شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور- فون: ۷۳۵۲۴۸۳

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سو ۱۰۰ قصے

مؤلف

مولانا خرم یوسف صاحب
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۸۳

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سو ۱۰۰ قصے

مؤلف: شیخ محمد صدیق منشاوی

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون ۷۳۵۲۲۸۳

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے سو قصے

مؤلف
مولانا محمد اویس سرور

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۸۳

دیگر شہروں میں بیت العلوم کے اسٹاکسٹ

ملتان	**کراچی**	**راولپنڈی**
بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان	ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی	الخلیل پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی
کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	بیت القلم گلشن اقبال کراچی	**اسلام آباد**
بیکن بکس گلگشت کالونی ملتان	کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی	مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد
کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان	دار القرآن اردو بازار کراچی	المسعود بکس F-8 مرکز اسلام آباد
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	مرکز القرآن اردو بازار کراچی	سعید بک بینک F-7 مرکز اسلام آباد
اسلامی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	عباسی کتب خانہ اردو بازار کراچی	پیر بک سنٹر آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد
دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	ادارۃ الانوار بنوری ٹاؤن کراچی	**پشاور**
ڈیرہ غازی خان	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی	یونیورسٹی بک ڈپو خیبر بازار پشاور
مکتبہ زکریا بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان	**کوئٹہ**	مکتبہ سرحد خیبر بازار پشاور
بہاول پور	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ	لندن بک کمپنی صدر بازار پشاور
کتابستان شاہی بازار بہاولپور	**سرگودھا**	**سیالکوٹ**
بیت الکتب سرائیکی چوک بہاولپور	مکتبہ سراجیہ چوک سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	بنگش بک ڈپو اردو بازار سیالکوٹ
سکھر	**گوجرانوالہ**	**اکوڑہ خٹک**
کتاب مرکز فریئر روڈ سکھر	والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک
حیدر آباد	مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک
بیت القرآن چھوٹی گٹی حیدر آباد	**راولپنڈی**	**فیصل آباد**
حاجی امداد اللہ اکیڈمی جیل روڈ حیدر آباد	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی	مکتبۃ العارفی ستیانہ روڈ فیصل آباد
امداد الغرباء کورٹ روڈ حیدر آباد	فیڈرل لاء ہاؤس چاندنی چوک راولپنڈی	ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد
بھٹائی بک ڈپو کورٹ روڈ حیدر آباد	اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی	مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد
کراچی	ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی	اقراء بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ اردو بازار کراچی	علی بک شاپ اقبال روڈ راولپنڈی	مکتبہ قاسمیہ امین پور بازار فیصل آباد

دیگر شہروں میں بیت العلوم کے اسٹاکسٹ

﴿ملتان﴾	﴿کراچی﴾	﴿راولپنڈی﴾
بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان	ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی	الخلیل پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی
کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	بیت القلم گلشن اقبال کراچی	﴿اسلام آباد﴾
بیکن بکس گلگشت کالونی ملتان	کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی	مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد
کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان	دار القرآن اردو بازار کراچی	المسعود بکس F-8 مرکز اسلام آباد
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	مرکز القرآن اردو بازار کراچی	سعید بک بینک F-7 مرکز اسلام آباد
اسلامی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	عباسی کتب خانہ اردو بازار کراچی	پیر بک سنٹر آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد
دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	ادارۃ الانوار بنوری ٹاؤن کراچی	﴿پشاور﴾
﴿ڈیرہ غازی خان﴾	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی	یونیورسٹی بک ڈپو خیبر بازار پشاور
مکتبہ زکریا بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان	﴿کوئٹہ﴾	مکتبہ سرحد خیبر بازار پشاور
﴿بہاول پور﴾	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ	لندن بک کمپنی صدر بازار پشاور
کتابستان شاہی بازار بہاولپور	﴿سرگودھا﴾	﴿سیالکوٹ﴾
بیت الکتب سرائیکی چوک بہاولپور	مکتبہ سراجیہ چوک سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا	بنگش بک ڈپو اردو بازار سیالکوٹ
﴿سکھر﴾	﴿گوجرانوالہ﴾	﴿اکوڑہ خٹک﴾
کتاب مرکز فریئر روڈ سکھر	والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک
﴿حیدر آباد﴾	مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک
بیت القرآن چھوٹی گٹی حیدر آباد	﴿راولپنڈی﴾	﴿فیصل آباد﴾
حاجی امداد اللہ اکیڈمی جیل روڈ حیدر آباد	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی	مکتبۃ العارفی ستیانہ روڈ فیصل آباد
امداد الغرباء کورٹ روڈ حیدر آباد	فیڈرل لاء ہاؤس چاندنی چوک راولپنڈی	ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد
بھٹائی بک ڈپو کورٹ روڈ حیدر آباد	اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی	مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد
﴿کراچی﴾	ادارہ زعفران چاہ سلطان راولپنڈی	اقراء بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ اردو بازار کراچی	علی بک شاپ اقبال روڈ راولپنڈی	مکتبہ قاسمیہ امین پور بازار فیصل آباد